طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم (ابن ماجہ)

صباحی اور جز وقتی دینی مدارس کے
طلبا و طالبات کے لئے عظیم تحفہ

اسلامی بنیادی تعلیم

از
[illegible] خان
ایوارڈ یافتہ :- صدر جمہوریۂ ہند
بانی و ناظم :- مدرسہ فیض القرآن حسینیہ کاؤلی۔ ضلع نیلور (اے، پی)

ناشر
مکتبۂ نور۔ مسلم پورہ۔ کاؤلی ۵۲۴۲۰۱ ضلع نیلور
آندھرا پردیش۔ فون نمبر ۴۲۱۱۹

نام کتاب :- ـــــــــ اسلامی بنیادی تعلیمات

نام مؤلف :- ـــــــــ پی حسین خاں

تعداد :- ـــــــــ ۱۰۰۰

بار :- ـــــــــ اوّل مارچ ۲۰۰۱ء

کتابت :- ـــــــــ محمد رفیع بن محبوب الرحمن قاسمی بجنوری

طباعت :- ـــــــــ

قیمت :- ـــــــــ ۳۰/روپے

ناشر :- مکتبۂ نور، مسلم پورہ کاؤلی ۵۲۴۲۰۱ ۔ضلع نیلور (اے،پی)

ملنے کے پتے :-

۱:- ندا ڈسٹری بیوٹرس۔ سندیش بھون لکڑکوٹ۔ حیدرآباد۔ ۵۰۰۰۰۲

۲:- ہمالیہ بک ڈسٹری بیوٹرس۔ یم۔جے روڈ حیدرآباد۔ ۵۰۰۰۰۱

۳:- مینار بک ڈپو۔ چارکمان۔ حیدرآباد۔ ۵۰۰۰۰۲

۴:- ماڈرن بک ڈپو۔ چوک۔ حیدرآباد۔ ۵۰۰۰۰۲

۵:- ہندوستان پیپر امپوریم۔ مچھلی کمان۔ حیدرآباد ۵۰۰۰۰۲

۶:- رحیمیہ بک ڈپو۔ انجمن بلڈنگ۔ گنٹور۔ (اے، پی)

۷:- کتب خانہ انجمن ترقی اردو۔ جامع مسجد۔ دہلی

۸:- گوہر بک ڈپو۔ ٹریلیکین ہائی روڈ۔ ۳۲۳ (مدراس) چنئی۔ ۶۰۰۰۰۵

۹:- وزیر بک ڈپو۔ " " " " " "

۱۰:- نذیر بک ڈپو " " " " " "

۱۱:- مکتبۂ حسینیہ۔ یس سڈلاپلّی۔ ہندوپور۔ ۵۱۵۲۱۱

۱۲:- ظفر بک ڈپو۔ کچھیری مٹہ ۶۴-۴۹-۱۰ کاؤلی۔ضلع نیلور۔ ۵۲۴۲۰۱

حسن ترتیب اسلامی بنیادی تعلیمات

انتساب

میرے والدین

محترم فتح خانصاحب مرحوم

اور

محترمہ بصرہ بی مرحومہ

کے نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مؤلف

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

امّا بعد! ہم نے یہ مختصر سا رسالہ اپنے ایک گھنٹے کے مکتب میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کے لئے بطور نصاب تیار کیا۔ اس کو دیکھکر بعض احباب نے مشورہ دیا ہے کہ اس کو زیور طباعت سے آراستہ کیا جائے تو مناسب رہے گا۔

دین اسلام دراصل اللہ تعالیٰ کے ان احکام کا نام ہے جو اُس نے اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ، بشکل قرآن مجید کے واسطے سے ہم تک بھیجے ہیں۔ جس میں عقائد، عبادات، معاشرت تجارت وزراعت وغیرہ سے متعلق احکام جمع کئے گئے ہیں۔ الغرض انسانی زندگی کا ہر شعبہ و ہر گوشہ احکام خداوندی میں جکڑا ہوا ہے اس لئے ہر مسلمان پر دینی تعلیم کا حاصل کرنا فرض قرار دیا گیا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔"

موجودہ دور میں مسلمان اپنی اولاد کو دُنیوی تعلیم کا دلانا باعثِ فخر سمجھتے

ہیں اور دینی تعلیم کو معیوب گردانا جاتا ہے۔

فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، "علم کہلانے کے لائق تین علم ہیں"۔

۱:۔ آیاتِ قرآنیہ کا علم۔

۲:۔ سُنن نبویہ کا علم۔

۳:۔ فرائضِ دینیہ کا علم۔

ان تینوں کے علاوہ جتنے علوم ہیں وہ سب ضرورت سے فاضل ہیں۔ اس لئے اِن تینوں کو اصل علم قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ تمام عُلوم کو ضرورتِ انسانی سے فاضل قرار دیا ہے۔ کیونکہ انسان کی اصل ضرورت آخرت ہے اور وہاں کام آنے والے یہی تین علم ہیں۔ دیگر عُلوم سے دُنیوی ضرورتیں تو پوری ہوجاتی ہیں مگر اُن سے آخرت کی کامیابی حاصل نہیں ہوتی۔ اس لئے ان کو اصل ضرورت سے فاضل کہا گیا ہے۔

اس رسالے میں طلبار کی استعداد کا لحاظ رکھتے ہوئے پوری حلومات کا ذخیرہ جمع کیا گیا ہے۔

اس میں دینی عُلوم کے ابتدائی اور بُنیادی معلومات، عقائد و عبادات کے ضروری و اہم مسائل کو بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ سادہ زبان اور سلیس عبارت میں بیان کیا گیا ہے۔ تاکہ طلبار وطالبات اس سے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں۔ صباحی اور جز وقتی مدارس کے لئے تو یہ ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔

مجھے اُمید ہے کہ اسکول اور مکاتب بھی جن میں دینی تعلیم مدّ نظر ہے
اس کو داخل نصاب فرمائیں گے۔ تاکہ کم فرصت میں طلباء آسانی
ساتھ دینی تعلیم حاصل کرسکیں۔

آمین ثم آمین

دُعاؤں کا طالب

[illegible]نا خاں عفی عنہ

۱/۹/۹۹

اپنے وقت کا
فائدہ اٹھاؤ اور زیادہ سے
زیادہ علم حاصل کرو کیونکہ
ترک علم کی وجہ سے
گرانقدر زندگی غیر معمولی
نقصانات کا شکار
ہوجاتی ہے۔

باسمہٖ تعالیٰ

پیش لفظ

نمونۂ اسلاف حضرت مولانا الحاج مفتیٔ اعظم مظفّر حسین المظاہری
ناظم ومتولی، مدرسہ مظاہر علوم (وقف) سہارنپور (یو، پی)
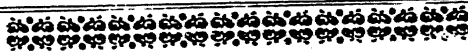
مورخہ ۳، جمادی الاوّل ۱۴۱۹ھ مطابق ۶ ستمبر ۱۹۹۸ء

مکرمی جناب محسین خاں صاحب زید کرمہٗ

وعلیکم السّلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا مکتوب مع دو مسودے "اسلامی بنیادی تعلیمات" اور "اسلامی آداب" موصول ہوکر موجب مسرّت ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مساعی کو قبول فرمائے اور مزید خدمت کی توفیق بخشے۔

میں اپنی مسلسل بیماری، ضعف بینائی اور دیگر مشغولیات ومصروفیات کے سبب ان مسودوں کو خود دیکھنے سے قاصر رہا، البتہ ایک دوسرے آدمی سے ان پر نظر کرادی ہے اسی لئے واپسی میں کسی قدر تاخیر ہورہی۔ جہاں کہیں کھٹک یا تردّد ہوا وہاں غور یا تحقیق کے لفظ سے توجّہ دلائی گئی ہے آپ ملاحظہ فرماکر خود ہی مطلع ہوجائیں۔

فہرست عناوین پر نظر کرنے سے آپ کی محنت وکوشش اور دینی جذبہ وشوق کا اندازہ ہوتا ہے۔ بَارَکَ اللّٰہُ فِیْہِ۔

میں دل سے دُعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی محنت قبول فرمائے اور آپ کے رسائل کو مخلوق کے حق میں نافع ومفید بنائے۔ میں بھی دُعاؤں کا محتاج ہوں۔ دعوتِ صالح میں ضرور یاد رکھئے۔

مفتی مظفّر حسین المظاہری

ناظم ومتولی۔ مدرسہ مظاہر علوم (وقف)

سہارنپور

باسمہٖ تعالیٰ

تأثرات

ممتاز عالمِ دین حضرت مولانا سیّد سلمان الحُسینی ندوی زید مجدہٗ
استاذ حدیث دارُالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ
وصدر جمعیت شباب الاسلام۔ لکھنؤ

رابطہ ادب اسلامی کے سیمنار منعقدہ جامعہ اسلامیہ دارالعلوم سبیل السّلام ۱، ۲، ۳، نومبر ۱۹۹۶ء کے موقع پر حاضری ہوئی۔ مندوبین سیمنار میں ایک نئی شخصیّت سے تعارف ہوا۔ جناب حُسین خاں صاحب، نہایت خلیق، متواضع ملنسار، علم وادب کے خاموش خدمت کرنے والے، پُرانے اہلِ علم وفضل کی یادگار، ان سے ملاقات کر کے، ان کی خدمات سے متعارف ہو کر ان کی بڑی قدر آئی۔ اپنی تصنیفات بھی انھوں نے بطور ہدیہ عطا فرمائیں۔ ہر تصنیف ایک سجا سجایا گلدستہ، اور علم ومعرفت کا ایک بہترین نقش۔

جامعہ کی لائبریری کے ایک ہال میں انھوں نے ایک نمائش کا انتظام بھی کر رکھا ہے۔ پچاس سال سے وہ اُردو زبان کے پُرانے اور نئے رسائل، اخبارات، میگزین، ڈائجسٹ وغیرہ جمع کر رہے ہیں۔ انھیں اخبارات میں چھوٹے سائز کا ایک اخبار دیکھا۔ "اخبار طلسم" جو ۱۸۵۶ء میں لکھنؤ سے

نکلتا تھا۔ ان کے اس ذوق وشوق کو دیکھکر دل سے صدائے آفرین نکلی اور یہ یقین مزید مستحکم ہوگیا کہ جب تک اُردو زبان کے ایسے قدردان اور اس کے پرزوں اور پرچوں کے ایسے محافظ موجود رہیں گے۔ زبان زندہ وپایندہ رہے گی۔

اللہ تعالیٰ حسین خاں صاحب کے علم وقلم میں خوب برکت عطا فرمائے اور تادیر انھیں خدمت کا موقعہ عنایت فرمائے، تاکہ ان کا وجود ہی نئی نسل کے لئے روشنی کا مینار بنا رہے۔

سلمانُ الحسینی

۲۰ رجمادی الثانیہ ۱۴۱۷ھ

دارالعلوم سبیل السّلام

مورخہ ۳ رنومبر ۱۹۹۶ء

تقاریظ

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب

صدر مدرس "دار العلوم سبیل السلام" بارکس۔ حیدرآباد
نائب قاضی شریعت آندھرا پردیش۔ رکن تاسیسی آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ
سرپرست عائشہ نسوان۔ حیدرآباد (اے، پی)

(بسم اللہ)

محبی فی اللہ محترم جناب پی حسین خانصاحب۔ زیدت حسناتہ، صاحب ذوق اور تجربہ کار و کامیاب مدرس ہیں۔ پڑھنے اور پڑھانے میں انھوں نے اپنی عمر گذاری ہے اور لوح و قلم کے مشغلے نے ان کو سفید ریش کردیا ہے اُردو قواعد کے موضوع پر موصوف کی ایک کتاب بہت سے عصری اور دینی مدارس میں داخل نصاب ہے۔ اور واقعی داخل نصاب کئے جانے کے لائق ہے۔ موصوف اُردو کے خادم تو بعد میں ہیں اسلام کے ترجمان اور عاشق پہلے ہیں۔ چنانچہ کئی تحریریں آپ کی اسلام سے متعلق بھی مختلف پہلوؤں پر ہیں۔

یہ کتاب "اسلامی بنیادی تعلیمات" بھی یقیناً اس سلسلہ کی ایک کامیاب کوشش اور مفید کاوش ہے۔ جس میں ایمانیات، عبادات اور مختصر سیرت کے علاوہ چالیس حدیثوں اور چالیس مسنون دُعاؤں کا انتخاب بھی شامل ہے۔

غرض، یہ کہ ایک مومن کا دوسرے مومن بھائیوں، بہنوں، بزرگوں، دوستوں
ورعزیزوں کے لئے ایک گرانقدر نورانی اور رحمانی تحفہ ہے۔ تحفہ اور وہ بھی
ایک صاحبِ ایمان کا اور خود تحفہ بھی ایمان و ہدایت کی حلاوت سے بھرپور
کیونکر کسی مسلمان کے لئے روا ہوگا کہ ایسے تحفہ کو رد کردے۔ اس لئے
تمام مسلمان بھائیوں سے خواہش ہے کہ خود بھی اس قیمتی تحفہ کو حاصل
کریں اور دوسرے بھائیوں تک بھی پہونچائے۔

وَبِاللّٰہِ التَّوفِیق وَھُوَ الْمُسْتَعَان۔

خالد سیف اللہ رحمانی

۱۸ر جمادی الآخر ۱۴۲۰ھ

مولانا سیّد اکبرالدین صاحب قاسمی

نائب ناظم مجلس علمیہ ۔ ناظم جامعہ ریاض الاسلام۔ اوپل
وناظم جامعہ ریاض البنات حیدرآباد۔ ورکن ریاستی حج کمیٹی آندھراپردیش
جنرل سکریٹری مسلم فنڈ ٹرسٹ حیدرآباد۔ نائب صدر جمعیۃ علماء آندھراپردیش
و مدیر پندرہ روزہ "قرطاس وقلم" حیدرآباد۔

باسمہٖ تعالیٰ

یہ جان کر بڑی مسرّت ہوئی کہ کئی مفید اور کامیاب کتابوں کے مؤلّف
مرتّب جناب حسین خانصاحب (قومی ایوارڈ یافتہ) نے صباحی اور جزوقتی
ینی مدارس کے طلبہ اور طالبات کے لئے ایک مفید کتاب "اسلامی بنیادی

تعلیمات" کے نام سے مرتّب کی ہے۔ ایک مسلم نونہال کو جن بنیادی اُمور سے واقف ہونا ضروری ہے وہ ساری اس کتاب میں جمع کردی گئی ہیں۔ دینی مدارس کے ذمہ داروں سے میں خواہش کرتا ہوں اس کتاب کو نصابِ تعلیم میں شریک کریں تاکہ مِلّت کے طلبہ وطالبات صحیح معنوں میں اسلامی روِش اختیار کرسکیں۔

میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤلّف کے اس کاوش کو قبولیّت عامّہ نصیب فرمائے۔

فقط

سیّد اکبر الدّین قاسمی

نائب ناظم مجلس علمیہ

وناظم جامعہ ریاض الاسلام۔ اوپل

دفتر مجلس علمیہ آندھرا پردیش

محبوب بازار۔ حیدرآباد

۱۱/۱۰/۹۹

افضل العلماء حضرت مولانا مفتی سیّد احمد اللہ بختیاری قاسمی

ایم۔اے۔پی۔ایچ۔ڈی۔ (عثمانیہ)

اُستاذ تخصّص فی الدعوۃ۔ دار العلوم۔ حیدرآباد (اے، پی)

مجھے محترم جناب مولانا پی حسین خان صاحب سے کئی سال پہلے مجلس علمیہ آندھرا پردیش کے صدر دفتر واقع چادر گھاٹ حیدرآباد میں شرفِ ملاقات ہوئی تھی۔ اس وقت موصوف مدّ ظلہٗ سے کافی دیر تک علمی باتیں ہوتی رہیں جس سے اندازہ ہوا کہ موصوف کافی عِلمی صلاحیت کے مالک ہیں۔ اور کئی علمی

کتابوں کے مؤلف بھی ہیں۔

بلاشبہ کاولی جیسے علاقہ کے رہنے والے سرکاری ملازم جیسی شخصیت سے اللہ تعالیٰ نے قلم کے ذریعہ دینی خدمت لی ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ موصوف کو صحت و عافیت عطا کرے اور تا دیر تصنیفی و تالیفی خدمات کے سلسلے کو جاری وساری رکھے۔ آمین

اس وقت جناب حسین خاں صاحب کی نئی تالیف "اسلامی بنیادی تعلیمات" نظر سے گزری۔ پڑھکر دلی مسرّت حاصل ہوئی۔ اس کتاب میں وہ تمام چیزیں جو ضروریات دین ہیں، جمع فرمادی ہے کہ جس کا سیکھنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے میری رائے میں دینی مدارس کی ابتدائی جماعتوں اور شعبۂ حفظ و ناظرہ میں قرآن کی تعلیم کے ساتھ نصاب میں شریک کیا جائے۔

نیز ہائی اسکول اور کالج کے طلباء کے لئے بھی نہایت موزوں اور عُمدہ کتاب ہے۔ گویا مؤلف موصوف نے "کوزہ میں دریا کو بند کرنے کی" کامیاب کوشش کی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب سے ہماری جدید نسل کو فائدہ پہونچائے۔ یوں تو بازار میں دینیات کی مختلف کتابیں پائی جاتی ہیں، لیکن میری رائے میں "اسلامی بنیادی تعلیمات" کی بات ہی کچھ اور ہے۔

سیّد احمد اللہ بختیاری
خادم دارالعلوم۔ حیدرآباد

دارالعلوم۔ حیدرآباد
مورخہ:۔ ۳۰/۱۰/۱۹۹۸ء

عالی جناب حضرت مولانا محمد عبدالقوی صاحب

ناظم الجامعۃ الاسلامیہ اشرف العلوم۔ اکبرباغ حیدرآباد

و مدیر ماہنامہ "اشرف العلوم" حیدرآباد (اے، پی)

★★★★★★★★★★★★★

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسلمان بچوں کو "دین کی ابتدائی معلومات اور قرآن مجید کی صحیح تعلیم" وقت کا انتہائی حساس، اہم اور ضروری مسئلہ ہے۔ کیونکہ سب مسلمان اپنے بچوں کو باقاعدہ علم دین سے آراستہ کرنے کا شعور نہیں رکھتے، اگر رکھتے ہوں تو بہت سوں کو وسائل نہیں ہوتے۔ اس لئے عام رجحان اسکولوں میں شریک کردینے کا ہے خواہ شہر ہوں یا دیہات، ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ ان کے دین و ایمان کا تحفظ ان مکاتب ہی پر موقوف ہوجاتا ہے۔ جو جزوقتی طور پر ایسے بچوں کی مذہبی و دینی تعلیم کے لئے مساجد وغیرہ میں قائم کئے جاتے ہیں۔ تاہم یہ بہت ہی افسوس اور فکر کا مقام ہے کہ اس قسم کے جزوقتی مکاتب حد درجہ بدنظمی و لاپرواہی کے شکار ہیں اور سب سے بڑی چیز یہ کہ ان کا کوئی نصاب ہی نہیں ہے۔

اسی ضرورت کو محسوس کرکے محترم جناب حسین خاں صاحب فاضل ادیب نے ایک مختصر سا رسالہ "اسلامی بنیادی تعلیمات" کے نام سے مرتب فرمایا ہے جو ماشاء اللہ ابتدائی ضروری معلومات کا جامع

اور ایسے مکاتب کے لئے نافع ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس خدمت کو قبول فرمائیں اور اس کے نفع کو عام کریں۔ آمین

والسلام
محمد عبدالقوی

اشرف العلوم
اکبر باغ۔ حیدر آباد
۳، شعبان المعظم ۱۴۱۹ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ۔ (ابن ماجہ)

اسلامی بُنیادی تعلیمات

★★★★★★★★★★★

پانچ کلمے جو مشہور ہیں ان میں سے صرف پہلے یا دوسرے کلمے کو زبان سے پڑھ لینے اور اس کے معنیٰ کو دل سے تصدیق کرنے سے ایمان حاصل ہوجاتا ہے۔ البتہ ان پانچوں کلموں کو صبح وشام پڑھتے رہنے سے ایمان کو رونق اور تازگی نصیب ہوتی ہے۔

اوّل کلمہ طیّبہ یا کلمہ توحید

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

دوم کلمہ شہادت

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔
اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

سوم کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ

اللہ تعالیٰ تمام عیبوں اور بُرائیوں سے پاک ہے۔ اور تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں نہیں کوئی معبود

اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ

سوائے خدا کے اور اللہ سب سے بڑا ہے اور گناہوں سے بچنے کی طاقت نہیں اور نہ نیکی کی طاقت ہے اللہ کی مدد

الْعَظِيْمِ ؁

کے بغیر جو بلند مرتبہ اور بزرگی والا ہے۔

چہارم کلمہ توحید

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں تمام مُلک اُسی کا ہے

وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ

اور اُسی کیلئے تمام تعریف ہے وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے سب بھلائیاں اسی کے قبضہ میں ہیں۔

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؁

اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پنجم کلمہ ردِّ کفر

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّ

اے اللہ بے شک پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے تیرے ساتھ کسی چیز کو شریک کرنے سے اس حال

أَنَا أَعْلَمُ بِهٖ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ

میں کہ جانتا ہوں میں اسکو اور مغفرت چاہتا ہوں تجھ سے جو نہیں جانتا ہوں میں اسکو توبہ کی میں نے

وَتَبَرَّأْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْمَعَاصِيْ كُلِّهَا ؕ

اس سے اور باز آیا میں کفر اور شرک سے اور تمام گناہوں سے،

أَسْلَمْتُ وَاٰمَنْتُ وَأَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ

اسلام لایا میں اور ایمان لایا میں اور کہتا ہوں میں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور

رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے سچے رسول ہیں۔

ایمانِ مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِأَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ

ایمان لایا میں اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اسکے

جَمِيْعَ أَحْكَامِهٖ ؕ

تمام احکام قبول کئے۔

ایمانِ مفصّل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

ایمان لایا میں اللہ پر اور اسکے فرشتوں پر اور اسکی کتابوں پر اور اسکے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور

وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ؕ

تقدیر کی بھلائی برائی پر (یعنی بھلائی برائی سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے) اور موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر۔

چار فرشتے اُولوالعزم اور سب سے افضل ہیں

۱:۔ جبرئیل علیہ السّلام (جو پیغمبروں کے پاس وحی لایا کرتے تھے)۔
۲:۔ میکائیل علیہ السّلام (جو مینہ برسانے اور مخلوق کو روزی پہنچانے پر مامور ہیں)۔
۳:۔ اسرافیل علیہ السّلام (قیامت کے دن صُور پھونکنے والے)۔
۴:۔ عزرائیل علیہ السّلام (ہر جاندار کی رُوح نکالنے والے)۔

چار مشہور کتابیں جو ان چار پیغمبروں پر نازل ہوئیں

۱:۔ توریت ، حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر۔
۲:۔ زبور ، حضرت داؤد علیہ السّلام پر۔
۳:۔ انجیل ، حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پر۔
۴:۔ قرآن ، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

چار مشہور امام اسلامی فقہ

۱:۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ۔
۲:۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ۔
۳:۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ۔
۴:۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ۔

(مفتاح الحدیث. ص ۱۲۰)

اسلام

خدا اور رسولِ خداؐ کے احکام کی فرمانبرداری کا نام اسلام ہے۔
(اسلام رکھنے والے کو مسلمان کہتے ہیں)

ارکانِ اسلام (اسلام کے بنیادی فرائض پانچ ہیں)

۱:- توحید و رسالت کا اقرار (کلمۂ شہادت پڑھنا)
۲:- نماز ادا کرنا (روزانہ پانچ مرتبہ)
۳:- زکوٰۃ دینا۔
۴:- حج کرنا۔
۵:- رمضان کے روزے رکھنا۔ (بخاری و مسلم)

پانچ اوقات کی نمازیں

۱:- **فجر** :- چار رکعت ، دو رکعت سنّت۔ دو رکعت فرض۔
۲:- **ظہر** :- بارہ رکعت ، چار رکعت سنّت، چار رکعت فرض، دو رکعت سنّت ، دو رکعت نفل۔
۳:- **عصر** :- چار رکعت فرض ، (چار رکعت سنّت غیر مؤکّدہ) فرض سے پہلے۔
۴:- **مغرب** :- سات رکعت، تین رکعت فرض ، دو رکعت سنّت، دو رکعت نفل۔
۵:- **عشاء** :- سترہ رکعت ، چار رکعت سنّت (غیر مؤکدہ)، چار رکعت فرض۔

دو۲ رکعت سنّت، دو۲ رکعت نفل، تین۳ رکعت واجب وتر۔ دو۲ رکعت نفل۔

جمعہ:۔ چودہ۱۴ رکعت۔ چار۴ رکعت سُنّت، دو۲ رکعت فرض، چار۴ رکعت سُنّت، دو۲ رکعت سُنّت، دو۲ رکعت نفل۔

مسائلِ فقہ:۔ پنج وقتہ فرض نمازوں میں باجماعت نماز پڑھنا واجب ہے۔ (تنویر، دُرِّ مختار)

احکامِ اسلام

جو بندوں کے اعمال وافعال سے متعلّق ہے۔

۱:۔ فرض، ۲:۔ واجب، ۳:۔ سُنّت، ۴:۔ مستحب، ۵:۔ حلال، ۶:۔ حرام، ۷:۔ مکروہ، ۸:۔ مُباح۔

۱:۔ فرض وہ ہے جو دلیل قطعی سے ثابت ہو، اس کا منکر کافر ہے اور بلا عذر ترک کرنے والا فاسق اور مستحقِ عذابِ شدید۔

۲:۔ واجب وہ ہے جو دلیل ظنّی سے ثابت ہو، اس کا منکر کافر نہیں، لیکن انکار کرنے والا نیز بلاعذر چھوڑنے والا فاسق اور مستحقِ عذاب ہے۔

۳:۔ سُنّت وہ مبارک فعل ہے جس کو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو۔ اس کا کرنے والا ثواب پائے گا اور بلا عذر چھوڑنے اور ترک کی عادت کرنے والا مستحق عتاب وگناہگار ہے۔

۴:۔ مستحب وہ ہے جس کے کرنے پر ثواب ہو لیکن نہ کرنے پر کوئی عذاب نہیں اس کو نفل بھی کہتے ہیں۔

۵:۔ حلال وہ جس کا کرنا دلیل قطعی سے درست وجائز ہو۔

۶:۔ حرام وہ ہے جس کا کرنا دلیل قطعی سے ممنوع وناجائز ہو اس کا

حلال جاننے والا کافر اور مرتکب فاسق و مستحق عذاب شدید ہے۔

۷:۔ مکروہ وہ ہے جس کی ممانعت دلیل ظنّی سے ثابت ہو۔

۸:۔ مباح وہ ہے جس کا کرنا نہ کرنا دونوں برابر ہو یعنی کرنے میں ثواب نہیں اور نہ کرنے میں عذاب نہیں۔

وضو کا بیان

جب وضو کرنا شروع کرے یہ دُعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ۔

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے اُوپر دین اِسلام کے۔

یا: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ (مشکوٰۃ ص۲۷، ابوداؤد)

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وضو کا طریقہ

عمران رضؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں نے عثمان رضؓ کو وضو کرتے دیکھا تو آپ نے (۱) اپنے دونوں ہاتھوں پر پہنچوں تک تین مرتبہ پانی ڈالا اور اُن کو دھویا۔ (۲) پھر تین مرتبہ کُلّی کیا۔ (۳) اور تین مرتبہ ناک میں پانی دیا۔ (۴) پھر تین مرتبہ چہرے کو دھویا۔ (۵) دایاں ہاتھ کہنیوں سمیت تین مرتبہ دھویا (۶) پھر اسی طرح بائیں ہاتھ کو تین مرتبہ دھویا۔ (۷) پھر آپ نے سر کا مسح کیا۔ (۸) پھر سیدھے پیر کو ٹخنوں سمیت دھویا۔ (۹) پھر بائیں پیر کو اسی طرح تین دفعہ

دھویا۔ اس کے بعد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس وضو کی طرح وضو فرماتے دیکھا۔ (بخاری و مسلم)

وضو کے بعد کی دُعا

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ

اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۝ (مسلم)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسکے بندے اور اسکے رسول ہیں۔

وضو کے ۴ چار فرائض

۱:۔ چہرہ دھونا (پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک)۔

۲:۔ دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا۔

۳:۔ چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

۴:۔ دونوں پاؤں (ٹخنوں سمیت) دھونا (تنویر الابصار)

تنبیہ:۔ ان اعضاء کا صرف ایک مرتبہ دھونا فرض ہے۔ ان اعضاء میں سے اگر کوئی بال برابر بھی جگہ خشک رہ جائے تو وضو نہ ہوگا۔

وضو کی تیرہ ۱۳ سنتیں

(۱) نیت کرنا رفع حدث کی یا قربت کی۔ (۲) زبان سے بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ پڑھنا (اگر یاد نہ ہو تو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہی پڑھ لے)۔ (۳) پہنچوں تک دونوں ہاتھ دھونا (اگرچہ پاک ہوں)۔ (۴) ہاتھ کی اُنگلیوں میں خلال کرنا۔ (۵) مسواک کرنا۔ (۶) کُلّی کرنا۔ (۷) ناک میں پانی ڈالنا۔ (۸) ہر عضو کو تین بار دھونا۔ (۹) ترتیب کے ساتھ دھونا۔ (۱۰) پے در پے دھونا (یعنی ایک عضو دوسرے عضو دھونے تک خشک نہ ہو جائے۔ (۱۱) ڈاڑھی کے اندر خلال کرنا۔ (۱۲) سارے سَر کا مسح کرنا۔ (۱۳) پاؤں کی اُنگلیوں میں خلال کرنا۔ (شامی۔ دُرِّ مختار)

مستحبّاتِ وضو

(۱) قبلہ رُخ بیٹھنا۔ (۲) مٹی کے برتن سے وضو کرنا۔ (۳) وضو کا لوٹا بائیں طرف رکھنا۔ (۴) اُونچی جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا۔ (۵) بائیں ہاتھ سے ناک جھاڑنا۔ (۶) ہر عضو پر پہلے تر ہاتھ ملنا۔ (۷) انگوٹھی کو پھیرنا جب کہ ڈھیلی ہو ورنہ پھر فرض ہے۔ (۸) ہر عضو دھوتے وقت بسم اللہ کہنا۔ (۹) وضو میں درُود شریف پڑھنا۔ (۱۰) گردن کا مسح کرنا۔ (۱۱) اعضاء کو دھونے میں داہنی طرف سے شروع کرنا۔ (۱۲) وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا۔ (۱۳) اعضاءِ مامورہ کو حدودِ معیّنہ سے زیادہ دھونا۔ (۱۴) بائیں ہاتھ سے دونوں پاؤں کو دھونا۔ (۱۵) غیر سے مدد نہ چاہنا۔ (مگر معذور کو درست ہے۔ (۱۶) بعد وضو کے سورۃ قدر پڑھنا۔ (۱۷) کلمۂ شہادت پڑھنا۔

(شامی)

مفسداتِ وضو

(۱) پاخانہ اور پیشاب کی جگہ سے کوئی چیز نکلنا۔

(۲) جسم کے اندر کسی جگہ سے خون یا پیپ کا نکل کر مخرج سے پاک جگہ پر پہونچنا۔

(۳) سہارے سے سونا بشرطیکہ سرین زمین پر نہ جمے ہوں۔

(۴) مُنہ بھر کے قے آنا۔

(۵) نماز کے اندر بالغ کا قہقہہ مار کر ہنسنا، اگرچہ سہواً ہی ہو۔

(۶) بیہوشی اگر نشہ میں ہو۔

(۷) مُباشرت فاحشہ (یعنی دو شرمگاہوں کا بلاحائل بھڑ جانا اگرچہ دو عورتوں کے درمیان ہی ہو۔ (دُرِّ مختار)

مکروہاتِ وضو

(۱) چہرہ پر زور زور سے پانی مارنا۔ (۲) پانی کا حاجت سے کم و بیش خرچ کرنا۔ (۳) وضو کے اندر بلا سخت ضرورت دنیا کی باتیں کرنا۔ (۴) تین بار نئے پانی سے مسح کرنا۔ (۵) ناپاک جگہ میں وضو کرنا۔ (۶) عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا۔ (۷) مسجد کے اندر وضو کرنا۔ (۸) ایسے پانی میں تھوکنا اور ناک سنکنا جس سے وضو کر رہا ہے اگرچہ پانی جاری ہو۔ (۹) وضو میں پیر دھوتے وقت پاؤں کو قبلہ رُخ سے نہ پھیرنا۔ (۱۰) بائیں ہاتھ سے مُنہ

میں کُلّی کے لئے پانی لینا اسی طرح ناک میں بھی۔ (۱۱) بغیر عذر کے داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔ (۱۲) کسی برتن کو اپنے وضو کے لئے خاص کر لینا۔

(دُرِّ مختار)

وضو کرنا کب فرض، واجب، مسنون اور مستحب ہے؟

فرض:۔ (۱) ہر نماز کے لئے۔ (۲) نماز جنازہ کے لئے (۳) قرآن کو چھونے کے لئے۔ (۴) قرآن شریف کے سجدہ تلاوت کے لئے۔

واجب:۔ طواف خانہ کعبہ کے لئے۔

سُنّت:۔ (۱) آذان و تکبیر کے لئے۔ (۲) جمعہ اور عیدین کے خطبے کیلئے۔ (۳) زیارت قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے۔ (۴) غسل فرض سے پہلے وغیرہ وغیرہ۔

مستحب:۔ (۱) زبانی قرآن پڑھنے کے لئے۔ (۲) حدیث شریف اور علم دین پڑھنے کے لئے۔ (۳) دینی کتابیں چھونے کیلئے۔ (۴) ہمیشہ باوضو رہنے کے لئے۔ (۵) سونے سے پہلے اور بعد۔ (۶) غیبت کرنے پر۔ (۷) جھوٹ بولنے پر۔ (۸) فحش گوئی کے بعد (۹) غصّے کے وقت۔ (۱۰) کافر سے بدن چھونے کے بعد۔ (صراط مستقیم حصّہ اوّل صفحہ ۱۵۵)

مِسواک کا بیان

فضائل:۔ (اگر مجھے میری اُمّت پر تکلیف کا اندیشہ نہ ہوتا تو مسواک کا

کردیتا۔ (حاکم۔ بیہقی)

اپنی اُمّت پر دشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے لئے

کے ساتھ مسواک کرنیکا حکم دیتا۔

(احمد، نسائی۔ حاکم۔ طبرانی۔ بیہقی۔ ابن حبان)۔

کے پاس مسواک کرنا وضو کی سنّت ہے اور شوافع کے پاس

نّت ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ شوافع نے مسوا ک کو

احناف نے مستحب۔ (ردالمحتار)

کے ساتھ ایک نماز بغیر مسواک کے ستر نمازوں سے افضل

حاکم۔ بیہقی)

کا اہتمام کیا کرو کہ اس میں دس فائدے ہیں۔ ۱۔ مُنہ کو

۲:۔ خوشبو پیدا کرتی ہے۔ ۳:۔ مسوڑھوں کو قوّت دیتی ہے۔

ہے۔ ۵:۔ صفرا کو دُور کرتی ہے۔ ۶:۔ نگاہ تیز کرتی ہے۔

ضا کا سبب ہے۔ ۸:۔ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے۔ ۹:۔ فرشتوں

۱:۔ شیطان کو غصّہ دلاتی ہے۔ (منہیات ابن حجر)

یں انبیاء کی سُنّت ہیں (اس میں سے ایک) مسوا ک

مذی)

وائے موت کے ہر مرض کیلئے شفا ہے۔ (دیلمی)

(۱) لیٹ کر کروٹ سے کرنا اس سے طحال زیادہ ہوتی ہے۔

نا کہ اس سے بواسیر پیدا ہوتی ہے (۳) چُوسنا کہ اس سے

اندھا ہوتا ہے۔ (۴) بعد فراغت کے مسواک نہ دھونا کہ اسکو شیطان کرتا ہے۔ (۵) مسواک کو کھڑی نہ رکھنا کہ اس سے جنون ہوتا ہے۔ (۶) انار، ریحان یا بانس کی لکڑی سے کرنا۔ (درمختار)

غسل کا طریقہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کیا کرتے تو (یوں) شروع فرماتے کہ دونوں ہاتھوں کو (پہنچوں تک) دھو لیتے، پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اپنی شرمگاہ کو دھوتے اور پھر وضو فرماتے جیسا کہ نماز کے لئے کیا جاتا۔ پھر پانی لے کر اپنی انگلیوں کے ذریعہ بالوں کی جڑوں میں پہنچاتے اور جب یقین ہو جاتا کہ تمام بالوں کی جڑوں میں پہنچ چکا ہے تو تین چلو پانی لے کر اپنے سر پر ڈال لیتے۔ اس کے بعد تمام جسم پر پانی بہاتے اور پھر دونوں پیروں کو دھو لیتے۔ (مُسلم۔ ابوداؤد)

غسل کے فرائض

(۱) کُلّی کرنا۔ (۲) ناک میں پانی ڈالنا۔ (۳) تمام جسم پر ایک بار پانی بہانا۔ (عالمگیری)

غسل کی سُنّتیں

(۱) نیّت کرنا۔ (۲) دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھونا۔ (۳) بسم اللہ پڑھنا۔

(۴) شرمگاہ کو غسل سے پہلے دھونا (خواہ نجاست ہو یا نہ ہو)۔ (۵) وضو کرنا۔
(٦) تین بار سَر اور تمام بدن پر پانی ڈالنا۔ (۷) قبلے کی طرف مُنہ نہ کرنا (جب کہ
وہ ننگا ہو۔ (۸) تمام بدن پر پانی مَل لینا کہ سارے بدن پر اچھی طرح
پہنچ جائے۔ (۹) ایسی جگہ نہانا جہاں کوئی نہ دیکھے۔

(درمختار۔ عالمگیری)

غسل کے مستحبات

(۱) غسل کرتے وقت بات نہ کرنا۔ (۲) بعد غسل کے مستحبات وہی ہیں
جو وضو کے ہیں۔ سوائے استقبال قبلہ کے۔ (دُرِّ مختار)

غسل کے مکرُوہات

(۱) بلاضرورت ایسی جگہ نہانا جہاں کسی غیر محرم کی نظر پہنچ سکے۔ (۲) برہنہ
نہانے والے کو قبلہ رو ہونا۔ (۳) بسم اللہ کے سِوا اور دُعاؤں کا پڑھنا۔ بلا
ضرورت کلام کرنا۔

تیمّم کا بیان

جس کو وضو یا غسل کرنے کی حاجت ہو اور پانی نہ ملے یا بیمار ہے اور
وضو سے بیماری بڑھ جائے یا دیر سے اچھا ہونے کا گمان غالب ہے یا رسّی
ڈول پانی نکالنے کا سامان موجود نہ ہو یا دشمن کا خوف ہو یا سفر میں پانی ایک میل

کے فاصلہ پر ہو تو ان سب صورتوں میں وضو اور غسل کی جگہ شریعت نے تیمّم رکھا ہے۔

تیمم کا طریقہ

تیمم میں نیّت فرض ہے۔ یعنی نیت کرے کہ میں ناپاکی دُور کرنے کے لئے یا نماز پڑھنے کے لئے تیمّم کرتا ہوں۔ اس کے بعد دونوں ہاتھوں کو پاک مٹی پر مارے پھر ہاتھ جھاڑ کر تمام منہ پر ملے اور جتنا حصّہ مُنہ کا وضو میں دھویا جاتا ہے اتنے حصّہ پر ہاتھ پہنچائے پھر دوبارہ مٹی پر ہاتھ مار کر ہاتھوں کو کہنیوں تک ملے اور اُنگلیوں کا خلال بھی کرے۔ وضو اور غسل کے تیمّم میں کوئی فرق نہیں ہے اور جتنی پاکی وضو یا غسل سے ہوتی ہے اتنی ہی تیمّم سے ہو جاتی ہے۔

مسئلہ:۔ پتھر پر تیمم جائز ہے اس پر مٹی غبار ہو یا نہ ہو اور کپڑے پر جائز نہیں۔

استنجاء کا بیان

پائخانہ یا پیشاب کرنے کے بعد جو ناپاکی بدن پر لگی رہے اس کے پاک کرنے کو استنجا کہتے ہیں۔

جب پائخانہ یا پیشاب کو جائے تو بیتُ الخلا کے دروازے سے باہر بسم اللہ کہے اور یہ دُعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِكَ مِنَ الۡخُبُثِ

وَالْخَبَائِثِ پہلے بایاں پیر رکھے اور ننگے سر نہ جائے۔ انگوٹھی وغیرہ پر اللہ ورسولؐ کا نام ہو تو اس کو اُتار ڈالے۔ اور جب نکلے تو داہنا پیر باہر نکالے اور دروازے سے نکل کر یہ دُعا پڑھے۔

غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ۔

اور استنجے کے بعد بائیں ہاتھ کو مٹی یا صابن سے مَل کر دھولے۔

اذان اور تکبیر کا بیان

جمعہ اور پانچ وقت کی فرض نمازوں کے لئے اذان کہنا سُنّت مؤکدہ ہے جس نماز کے لئے اذان کہی جائے اس نماز کا وقت ہونا ضروری ہے۔
اذان کے کلمے یہ ہیں۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ — اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے — اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ — اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں — میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ — اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ — حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ

آؤ نماز کے لئے — آؤ نماز کے لئے

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ — حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

آؤ کامیابی کی طرف — آؤ کامیابی کی طرف

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ

بھی دو مرتبہ کہنا چاہیئے۔ نماز نیند سے بہتر ہے۔

جن نمازوں کے لئے اذان کہی جاتی ہے ان میں تکبیر بھی ہوتی ہے تکبیر میں اذان والے کلمے ہی کہے جاتے ہیں۔ البتہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ اذان کے کلموں سے زیادہ کہا جاتا ہے۔

اذان کے بعد کی دُعَا

اذان سننے والے کو چاہیئے کہ جو الفاظ اذان دینے والا پکارے ان الفاظ کو دُہراتا جاوے، مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے اور اذان ختم ہونے پر درُود شریف پڑھکر یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ

اے اللہ! کامل پکار کے رب اور اس قائم ہونے والی نماز کے رب

اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما۔ اور آپؐ کو مقام محمود عطا

مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔

فرما جس کا آپ نے ان سے وعدہ فرمایا ہے بیشک آپ اپنے وعدے کو پورا فرماتے ہیں۔

نماز کی پوری ترکیب

جو نماز پڑھنی ہے پہلے اس کی نیّت دل سے کرو اور زبان سے بھی کہہ لو تو اچھا ہے قبلے کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوں پھر دونوں ہاتھ اس طرح کانوں تک اُٹھاؤ کہ انگوٹھے کانوں کی لو کے مقابل ہوں۔ انگلیاں کھلی رہیں۔ اس کے بعد تکبیر تحریمہ اَللّٰہُ اَکْبَر کہکر دونوں ہاتھ ناف کے نیچے اس طرح باندھ لو کہ سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پُشت پر رہے انگوٹھے اور چھنگلیا کے حلقہ سے بائیں ہاتھ کے پہنچے کو پکڑ لو اور باقی تین انگلیاں کلائی پر بچھی رہیں اور نظر سجدہ کی جگہ پر رہے ہاتھ باندھکر یہ پڑھو۔

ثناء:۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَ

اے اللہ آپ کی ذات پاک ہے اور آپ ہی کی تعریف ہے۔ اور آپکا نام بہت برکت والا ہے

تَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ؕ

اور بلند ہے بزرگی آپ کی اور نہیں کوئی معبود آپ کے سوا۔

اسکے بعد اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ؕ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے۔

اور پھر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

پڑھکر سورۂ فاتحہ یعنی الحمد شریف پڑھو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ

سب تعریف اللہ کیلئے خاص ہے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔ جو بڑے مہربان اور نہایت رحم والے ہیں۔ قیامت کے دن کا

الدِّیْنِ o اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ o اِھْدِنَا الصِّرَاطَ

مالک ہے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ (یا اللہ) بتلا دیجئے ہم کو

الْمُسْتَقِیْمَ o صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ

سیدھا راستہ۔ راستہ ان لوگوں کا جن پر آپ نے انعام فرمایا، نہ راستہ ان لوگوں کا جن پر آپ کا

الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ o اٰمِیْن[1]

غضب ہوا، اور نہ ان لوگوں کا راستہ جو حق سے بھٹک گئے ہیں۔

پھر کوئی سورت یا ایک بڑی آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھو، لیکن اگر تم امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہو تو صرف ثناء پڑھکر خاموش کھڑے رہو۔ (اعوذ، بسم اللہ اور الحمد اور سورت کچھ نہ پڑھو یہ سب امام پڑھیگا) الحمد شریف بعد پڑھنے کے لئے کوئی خاص سورت مقرر نہیں اگر چاہو تو سورۂ اخلاص پڑھ سکتے ہو۔ سورۂ اخلاص یہ ہے۔

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ o اَللّٰہُ الصَّمَدُ o لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ o

آپ کہدیجئے کہ وہ یعنی اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، اسکی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔

وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ o

اور نہ کوئی اس کے برابر ہے۔

سورت پڑھکر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے رکوع میں جاؤ۔ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھول کر ان سے دونوں گھٹنوں کو پکڑ لو، پیٹھ بالکل سیدھی رکھو اگر کمر پر پانی کا پیالہ بھر کر رکھدیا جائے تو پانی نہ گرے۔ دونوں ہاتھ پسلیوں

[1] جب امام وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہے تو اس کے بعد مقتدی آہستہ آمین کہے۔

علیحدہ رہیں اور پنڈلیاں سیدھی کھڑی رہیں اور نگاہ پاؤں کے انگوٹھوں پر رہے۔ رکوع میں تین بار، پانچ یا سات بار یہ تسبیح پڑھو۔ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ (پاک ہے میرا رب جو بڑا اور بزرگ ہے) رکوع سے اُٹھتے ہوئے یہ پڑھو۔ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ (اللہ نے اُس کی سُن لی میں نے اس کی تعریف کی) اور یہ بھی کہو، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ (اے ہمارے رب سب خوبیاں آپ ہی کے لئے ہیں۔) اسکو تحمید کہتے ہیں۔

فائدہ:- رکوع سے اُٹھکر سیدھا کھڑا ہونے کو قومہ کہتے ہیں. امام صرف تسمیع پڑھے اور مقتدی صرف تحمید پڑھے اور منفرد یعنی تنہا نماز پڑھنے والا تسمیع و تحمید دونوں پڑھے پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں جاؤ پہلے گھٹنے پر ہاتھ، پھر پیشانی رکھو۔ چہرہ دونوں ہاتھوں کے درمیان میں رہے اور انگوٹھے کان کے مقابل رہیں۔ ہاتھ کی اُنگلیاں ملی رکھو تاکہ سب کے سَر قبلہ کی طرف رہیں۔ کلائیاں اور کہنیاں زمین سے اُونچی رہیں اور پیٹ رانوں سے علیحدہ اور دونوں ہاتھ پسلیوں سے الگ رہیں اور نگاہ ناک کی طرف رہے۔ سجدے میں تین، پانچ یا سات بار سجدہ کی تسبیح یعنی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھو (پاک ہے میرا پروردگار جو سب سے برتر ہے) پھر پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ اُٹھاکر اَللّٰهُ اَكْبَر کہتے ہوئے اُٹھو اور سیدھے بیٹھ جاؤ، پھر تکبیر کہتے ہوئے دوسرا سجدہ کرو اور اس میں بھی سجدہ کی تسبیح تین، پانچ، یا سات بار پڑھو، پھر تکبیر کہتے ہوئے اُٹھو اور پنجوں کے بل سیدھے کھڑے ہوجاؤ اور کھڑے ہوکر ہاتھ باندھ لو اور بسم اللہ، سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت

پڑھو (اور اگر امام کے پیچھے ہو تو کچھ نہ پڑھو خاموش کھڑے رہو۔) پھر اسی قاعدے سے رکوع، قومہ اور دونوں سجدے کرو۔ دوسرے سجدہ سے اٹھکر بایاں پاؤں بچھاؤ اور اس پر بیٹھ جاؤ سیدھا پاؤں کھڑا رکھو پاؤں کی انگلیوں کے سر قبلے کی طرف موڑ دو اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھو اس طرح کہ انگلیاں سیدھی رہیں اور تشہد یعنی التحیات پڑھو۔

تشہد یا التحیات

دو رکعت پوری کر کے قعدہ میں تشہد پڑھنا واجب ہے اگر کوئی شخص بیٹھنا بھول جائے تو سجدہ سہو کرنا ہوگا۔

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

تمام زبانی عبادتیں اور تمام بدنی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ ہی کیلئے ہیں۔ سلام ہو تم پر اے

اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى

نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے

عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ

نیک بندوں پر گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا

اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ؀

ہوں میں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

جب اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ پر پہنچو تو سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی سے حلقہ باندھ لو اور چھنگلیا اور اس کے آس پاس والی انگلی کو

بند کر لو پھر کلمہ کی اُنگلی اُٹھا کر اشارہ کرو اور اسی طرح اخیر تک حلقہ باندھے رکھو تشہد ختم کر کے اگر دو رکعت والی نماز ہے تو درود شریف پڑھو۔

درود شریف

اگر تین یا چار رکعت والی نماز ہو تو تشہّد پڑھکر کھڑے ہو جاؤ اور آخری قعدہ میں تشہّد کے بعد درود شریف اور دُعا پڑھیں۔ اگر دو رکعت والی نماز ہو تو تشہد کے بعد درُود شریف وغیرہ پڑھکر سلام پھیر دیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ

اے اللہ رحمت نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور ان کی آل پر جیسے کہ رحمت نازل فرمائی آپ نے

عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔

ابراہیم (علیہ السّلام) پر اور اُن کی آل پر بیشک آپ تعریف کے مستحق بڑی بزرگی والے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ

اے اللہ برکت نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور اُن کی آل پر جیسے کہ برکت نازل فرمائی آپ نے

عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔

ابراہیم (علیہ السّلام) پر اور ان کی آل پر بے شک آپ تعریف کے مستحق بڑی بزرگی والے ہیں۔

(مشکوٰۃ شریف)

پھر یہ دُعائے ماثورہ پڑھے۔

دُعائے ماثورہ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّ لَا

اے میرے اللہ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور اس میں شک نہیں کہ آپ کے سوا

يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ

کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا، پس آپ نظر کرم سے بخشش فرما دیں۔ بے شک آپ

وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ط

بخشنے والے اور بہت ہی رحم فرمانے والے ہیں۔

امام کے ختم نماز پر جب سیدھے جانب سلام پھیریں تو سیدھی طرف کے مقتدیوں اور فرشتوں پر سلام کرنے کی نیّت کرے اور جب بائیں جانب سلام پھیرے تو بائیں طرف کے مقتدیوں اور فرشتوں پر سلام کرنے کی نیّت کرے۔ (مرقاۃ۔ ردّالمحتار)

منفرد کو چاہیئے کہ ختم نماز پر دونوں جانب سلام پھیرتے وقت کراماً کاتبین اور محافظ فرشتوں پر سلام کی نیّت کرے۔

(مرقاۃ۔ ردّالمحتار۔ لمعات)

سلام کے الفاظ یہ ہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ ۝

تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت

نماز کے بعد کی دُعا

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز سے فارغ ہو کر تین مرتبہ استغفار کر کے یہ پڑھتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

اے اللہ تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی ہے۔ بہت برکت والا ہے تو، اے عظمت اور بزرگی والے۔

دین و دنیا کی بھلائی کی دعا

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا

اے پروردگار! تو ہمکو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمکو

عَذَابَ النَّارِ ۝ (مسلم)

دوزخ کے عذاب سے بچا۔

نمازِ وتر

عشاء کے وقت تین رکعت نماز وتر پڑھی جاتی ہے، وتر کی تیسری رکعت میں الحمد اور سورت پڑھ کر اللہ اکبر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر باندھ لیتے ہیں اور دعائے قنوت پڑھتے ہیں۔ رمضان میں وتر بھی باجماعت پڑھتے ہیں۔

دعاء قنوت

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ

اے اللہ ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں اور تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور تیرے اوپر ایمان لاتے ہیں اور

عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ

تیرے اوپر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری بہتر تعریف کرتے ہیں۔ اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے

وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ

اور علیحدہ کر دیتے اور چھوڑ دیتے ہیں اسکو جو تیری نافرمانی کرے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور

وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا

خاص کر تیرے لئے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری جانب دوڑتے ہیں اور جھپٹتے ہیں اور تیری ہی

رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ

رحمت کی امید رکھتے ہیں اور تیرے ہی عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا عذاب کافروں کو

بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ٥

پہنچنے والا ہے۔ (طحاوی شریف)

قُنوتِ نازلہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے مصائب و حوادث کے ایام میں قنوتِ نازلہ صبح کی نماز میں پڑھی ہے۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ امام نمازِ صبح میں دوسری رکعت کے رکوع کے بعد کھڑا رہے۔ امام اور مقتدی دونوں اپنے ہاتھ چھوڑے رکھیں اور امام قنوتِ نازلہ پڑھے، مقتدی سکوت کے موقع پر آمین آہستہ کہتے رہیں اس کے بعد امام و مقتدی سجدہ کریں۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيْ مَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنَا فِيْ مَنْ عَافَيْتَ

اے اللہ ہمکو بھی ہدایت فرما ان لوگوں کی طرح جن کو تو نے ہدایت فرمائی اور عافیت نصیب فرما

وَتَوَلَّنَا فِيْ مَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَآ اَعْطَيْتَ وَقِنَا

انکی طرح جنکو تو نے عافیت دی اور ہمارا ولی بن ان لوگوں کی طرح جن کا تو ولی بنا۔ اور برکت عطا فرما ان چیزوں میں

شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ

جو تو نے عطا کیں اور فیصل شدہ شر سے ہمکو بچا کیونکہ تو فیصلہ کرتا ہے اور تیرے اوپر فیصلہ نہیں کیا جا سکتا

إِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ

بیشک وہ ذلیل نہیں ہوتا جس کا تو ولی ہو اور وہ عزّت نہیں پاتا جس سے تو دشمنی کرے۔ اے ہمارے

رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ إِلَيْكَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى

رب تو پاک ہے اور بلند ہے ہم استغفار کرتے ہیں اور تجھ سے توبہ کرتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ

النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَالْمُؤْمِنِيْنَ

وسلم پر اللہ کی درود ہو۔ اے اللہ ہماری اور مومن مردوں

وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَيْنَ

اور عورتوں کی اور مسلمان مردوں اور عورتوں کی مغفرت فرما اور اُن کے

قُلُوْبِهِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى

دلوں میں محبت ڈالدے اور انکے آپس کے جھگڑوں میں صلح فرما۔ اور اپنے اور ان کے

عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ۔ اَللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ

دشمنوں پر ان کی مدد فرما۔ اے اللہ ان نافرمانوں کو غارت فرما جو تیری

يَجْحَدُوْنَ اٰيٰتِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيَصُدُّوْنَ

آیتوں کا انکار کرتے ہیں اور تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے راستے سے

عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَآءَكَ اَللّٰهُمَّ انْصُرِ الْاِسْلَامَ

روکتے ہیں اے اللہ فتح نصیب فرما جسپر کوئی غالب نہ آسکے۔ اے اللہ اسلام

وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاخْذُلْ اَعْدَآئَهُمُ الْيَهُوْدَ النَّصَارٰى

اور مسلمانوں کی مدد فرما اور ان کے دشمن یہود و نصاریٰ

وَالْمُشْرِكِيْنَ اَللّٰهُمَّ شَتِّتْ شَمْلَهُمْ وَمَزِّقْ جَمْعَهُمْ

اور مشرکین کو بے یار و مددگار چھوڑ دے۔ اے اللہ ان کے آپس کے اتحاد میں پھوٹ ڈالدے اور انکے

وَخَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَامْحُ اٰثَارَهُمْ وَاقْطَعْ دَابِرَهُمْ

اجتماع کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور انکے آپسمیں اختلاف پیدا کر اور انکے نشانوں کو مٹا دے اور ان کی

وَاَنْزِلْ بِهِمْ بَاْسَكَ الَّذِىْ لَا تَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ

جڑوں کو کاٹ دے اور ان پر ایسا عذاب نازل فرما جو تو مجرموں پر سے نہیں

الْمُجْرِمِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اَهْلِكْهُمْ كَمَا اَهْلَكْتَ عَادًا وَّثَمُوْدَ۔

ہٹاتا۔ اے اللہ ان کو اس طرح ہلاک فرما جس طرح عاد و ثمود کو ہلاک فرمایا۔

اَللّٰهُمَّ خُذْهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ۔

اے اللہ انکی ایسی پکڑ فرما جو تیرے غلبہ اور قدرت کے شایانِ شان ہو۔

نماز کے فرائض، واجبات، سنتیں مستحبات، مفسدات

فرائض یا شرائط صحت نماز:۔ نماز پڑھنے سے پہلے سات چیزیں ضروری ہیں۔ انکو شرائط نماز کہتے ہیں۔

(۱) بدن کا پاک ہونا (۲) کپڑوں کا پاک ہونا (۳) جگہ کا پاک ہونا۔ (۴) ستر کا چھپانا (مرد کو ناف سے لے کر گھٹنوں تک، عورت کو منہ ہاتھ پاؤں کے علاوہ سارا بدن ڈھانپنا شرط ہے)۔ (۵) نماز کا وقت ہونا (۶) قبلے کیطرف منہ کرنا۔ (۷) نیت کرنا۔ (دُرِّ مختار)

فرائضِ نماز:- (ارکانِ نماز)۔

(۱) تکبیر تحریمہ (یعنی نیّت باندھتے وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہکر نیت باندھنا)

(۲) قیام (یعنی نماز کی نیّت باندھنے کے بعد کھڑا ہونا۔ (۳) قرأت (قرآن شریف پڑھنا)۔ (۴) رکوع۔ (۵) ہر رکعت میں دو سجدے کرنا۔ (۶) آخری قعدہ (نماز کے آخر میں التحیّات پڑھنے کی مقدار بیٹھنا۔ (۷) اپنے کسی فعل (جیسے سلام) کے ساتھ نماز سے خارج ہونا۔ (شامی)

واجبات:- (۱) سورۂ فاتحہ پڑھنا۔ (۲) فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں کو قرأت کے لئے معیّن کرنا۔ (۳) قومہ (۴) جلسہ (۵) تعدیلِ ارکان۔ (۶) قعدۂ اولیٰ۔ (۷) تشہّد۔ (۸) امام کا جہری نمازوں میں (یعنی فجر، مغرب، عشاء، جمعہ، عیدین، تراویح، اور رمضان کے وتر میں) پکار کر پڑھنا۔ (۹) دوسری نمازوں میں مثل ظہر اور عصر کے آہستہ پڑھنا۔ (۱۰) تکبیر قنوت۔

(۱۱) قرأت قنوت (۱۲) تکبیراتِ عیدین۔ (۱۳) سجدۂ تلاوت وغیرہ۔

(کبیری۔ شامی)

سُنن نماز:- (۱) دونوں ہاتھوں کا تکبیر تحریمہ کے لئے کانوں کی لو تک تکبیر سے پیشتر اُٹھانا۔ (۲) تکبیر کے وقت اُنگلیوں کا قبلہ رُخ اور کُشادہ رکھنا۔ (۳) فرض کی پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھنا۔ (۴) ثنا، اعوذ، تسمیہ اور آمین آہستہ کہنا۔ (۵) رکوع میں تسبیح تین بار کہنا۔ (۶) امام کو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا۔ (۷) سجدہ میں تین بار تسبیح پڑھنا (۸) ہر جلسہ اور تشہّد میں دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا۔ (۹) کلمے کی اُنگلی

سے بروقت اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ پر اشارہ کرنا۔ (۱۰) قاعدۂ اخیر میں درُود (۱۱) اور دُعاء پڑھنا۔ (۱۲) امام کو دوسرے سلام کا بہ نسبت پہلے سلام کے پست کرنا وغیرہ۔ (دُرِّمختار)

مستحباتِ نماز:۔ (۱) مرد کو بوقت تکبیر تحریمہ دونوں ہاتھ آستینوں سے باہر نکال لینا۔ (۲) دونوں قدموں کے درمیان بقدر چار انگشت کے فاصلہ چھوڑنا۔ (۳) منفرد کو رکوع اور سجدے میں تین بار سے زیادہ تسبیح کہنا۔ (۴) لیکن ختم کرے تو عدد طاق پر ختم کرے مثل ۵، ۷، ۹، مرتبہ۔ (۵) قیام کے وقت اپنی سجدہ گاہ پر اور رکوع میں دونوں پاؤں کی پیٹھ پر، سجدے میں ناک کے سرے پر، قعود میں اپنی گود پر اور پہلے سلام میں اپنے داہنے شانے اور دوسرے سلام میں بائیں شانے پر نظر رکھنا۔ (۶) جمائی کے وقت مُنہ بند رکھنا۔ (۷) جہاں تک ممکن ہو کھانسی والے کو کھانسی رفع کرنا۔ (دُرِّمختار)

مفسداتِ نماز:۔ نماز میں بعض چیزیں فرض ہیں اور بعض واجب۔ فرض اور واجب کے درمیان فرق یہ ہے کہ جو چیزیں فرض ہیں. (مثلاً تکبیر تحریمہ، قیام، قرأت، رکوع، سجدہ، قعدۂ اخیر، قصداً نماز سے باہر آنا) اگر وہ عمداً ترک ہوجائیں یا سہواً دونوں صورتوں میں نماز باطل ہوجاتی ہے اور کسی طرح درست نہیں ہوسکتی تاوقتیکہ اس کا اعادہ نہ کیا جائے. اس کے برخلاف نماز میں واجبات (مثلاً سورۂ فاتحہ پڑھنا، تعدیل ارکان، تشہد پڑھنا وغیرہ) ترک ہوجائیں تو نماز باطل نہیں ہوتی بلکہ ناقص ہوجاتی ہے

اور اگر واجب عمداً ترک ہوا تو نماز کا اعادہ ضروری ہے۔ (ردّ المحتار)

اقسامِ مفسدات:۔ مفسدات دو ہیں۔ ایک قسم تو اقوال کی ہیں اور دوسری قسم افعال کی ہیں۔ (عالمگیری)

مفسدات اقوال:۔ (۱) قصداً یا سہواً کلام کرنا۔ (۲) قصداً یا سہواً سلام تحیۃ کرنا۔ (۳) جوابِ سلام دینا قصداً یا سہواً۔ (۴) چھینک کا جواب دینا۔ (۵) کسی صدمے کی وجہ سے آہ یا اُف کرنا۔ (۶) قرآن شریف کا غلط پڑھنا وغیرہ۔ (دُرِّ مختار)

مفسداتِ افعال:۔ (۱) عملِ کثیر[1]۔ (۲) جان کر یا بھول کر کھانا پینا۔ (۳) بلاعذر قبلے کی طرف سے سینہ پھیرنا۔ (۴) درد اور مصیبت سے رونا۔ (۵) بالغ کا نماز میں پکارنا (قہقہہ لگانا)۔ (۶) حدث کہ نمازی کا مقدار ایک رُکن کے مقام حدث پر ٹھہرنا۔

(دُرِّ مختار)

---

[1] جس کے کرنے والے کو دور سے دیکھنے والے یہ سمجھیں کہ یہ نماز میں نہیں ہے۔ (ردالمحتار)

تنبیہ:۔ نماز میں کھجلانا وغیرہ اگرچہ عملِ کثیر نہیں لیکن ایک ہی رُکن میں تین مرتبہ کھجلانا اور ہر مرتبہ ہاتھ اُٹھانا عمل کثیر اور مفسد نماز ہے۔

(نصاب اہلِ خدمات شرعیہ صفحہ ۱۹۴)

مرد اور عورت کی نماز کا فرق

(حنفی مسلک کے مطابق)

عورتیں بھی اسی طرح نماز پڑھیں جیسے نماز پڑھنے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے لیکن چند چیزوں میں مرد اور عورت کی نماز میں فرق ہے وہ نیچے لکھی جاتی ہے۔

(۱) تکبیر تحریمہ کے وقت مردوں کو چادر وغیرہ سے ہاتھ نکال کر کانوں تک اٹھانا چاہیئے۔ اور عورتوں کو ہر حال میں بغیر ہاتھ نکالے ہوئے کندھوں تک اٹھانا چاہیئے۔

(۲) تکبیر تحریمہ کے بعد مرد کو ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا چاہیئے اور عورت کو سینے پر۔

(۳) مرد کو دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر بائیں ہاتھ کی کلائی پر بچھا دینا چاہیئے۔ اور عورت کو داہنی ہتھیلی بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھنا چاہیئے مردوں کی طرح حلقہ بنانا اور بائیں کلائی پکڑنا نہ چاہیئے۔

(۴) مرد کو رکوع میں اچھی طرح جھکنا چاہیئے کہ سر اور پشت برابر ہو جائیں اور عورت کو صرف اس قدر جھکنا چاہیئے کہ جس سے ان کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔

(۵) مرد کو رکوع میں انگلیاں کشادہ کر کے گھٹنوں پر رکھنی چاہیئے اور عورت کو بغیر کشادہ کئے ملا کر رکھنا چاہیئے۔

(۶) مرد کو حالتِ رکوع میں کہنیاں پہلو سے علیحدہ رکھنا چاہیئے اور عورت کو پہلو سے مِلا کر رکھنا چاہیئے۔

(۷) مرد کو سجدے میں پیٹ رانوں سے اور بازو بغل سے جُدا رکھنا چاہیئے اور عورت کو مِلا ہوا۔

(۸) مرد سجدے میں دونوں پیر انگلیوں کے بَل کھڑا رکھے اور عورت دونوں پاؤں داہنے طرف کو نکالدے۔

(۹) سجدے میں مرد کی کہنیاں زمین سے اُٹھی ہوں اور عورت کی زمین پر بچھی ہوں۔

(۱۰) مرد کو سجدے میں دونوں پیر اُنگلیوں کے بل کھڑے رکھنا چاہیے مگر عورتوں کو دونوں پیر باہر کی طرف نکالنے ہوں گے۔

(۱۱) قعدے میں عورت اپنے دونوں پاؤں داہنی طرف کو نکال کر اپنی سرین پر بیٹھے۔ مرد بایاں پیر بچھائیگا اور داہنا کھڑا کرے گا۔

(۱۲) عورت کو کسی وقت بلند آواز سے قرأت کرنے کا اختیار نہیں بلکہ اُن کو ہر وقت آہستہ آواز سے قرأت کرنا چاہیئے۔

(۱۳) عورت مرد کی امامت نہ کرے البتہ مرد عورت کی امامت کرسکتا ہے۔

(۱۴) عورت کی جماعت مکروہ تحریمی ہے اور مردوں کی واجب۔

(۱۵) اگر عورتیں مکروہ تحریمی کے ساتھ ادا کریں گی تو عورت امام بیچ میں کھڑی ہو، مردوں کی طرح آگے کھڑی نہ ہو گی۔

(۱۶) عورتوں پر جمعہ اور عیدین کی نماز نہیں اور مردوں پر واجب ہے۔

(۱۷) عورتوں پر ایّامِ تشریق میں تکبیریں واجب نہیں مردوں پر واجب ہے۔

(۱۸) عورت پر نماز فجر اندھیرے میں ادا کرنا مستحب ہے اور مردوں کے لئے اُجالا ہونے کے بعد۔ (شامی)

(۱۹) قعدہ اور جلسے میں عورت اپنی انگلیاں ملی رکھے برخلاف مرد کے وہ اپنی حالت پر رکھے گا۔

(نماز کی سب سے بڑی کتاب ۱۶۴-۶۵)

سجدہ سہو کا بیان

نماز میں اگر کوئی واجب چھوٹ جائے تو سجدہ سہو کر لینے سے نماز درست ہو جائیگی۔ ایسے ہی کسی فرض میں تاخیر ہو جانے سے بھی سہو واجب ہو جاتا ہے۔

سجدہ سہو کا طریقہ

یہ ہے کہ آخری قعدہ میں تشہد پڑھکر داہنی طرف پھیر کر دو سجدے کریں۔ اسکے بعد پھر سے التحیّات، درُود شریف، دُعا پڑھکر دونوں طرف سلام پھیریں۔

نمازِ جمعہ

نماز جمعہ ہر مسلمان، عاقل، بالغ، تندرست مرد پر فرض ہے۔ حنفیہ کے

نزدیک جمعہ کے واجب ہونے کی چھ شرطیں ہیں۔

(۱) مرد ہونا۔ (۲) آزاد ہونا۔ (۳) صحتمند ہونا۔ (۴) مقیم ہونا۔
(۵) نمازی کا عقل و حواس میں ہونا۔ (۶) بالغ ہونا۔

(کتاب الفقہ۔ جلد اوّل صـ ۶۰۳)

جمعہ کی نماز کا وقت وہی ہے جو ظہر کی نماز کا ہے۔ جمعہ پڑھ لینے سے ظہر کی نماز ادا ہو جاتی ہے۔ جمعہ کی نماز کبھی نہ چھوڑو حدیث شریف میں اس کی بڑی تاکید آئی ہے۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے بلا عذر جمعہ کو چھوڑ دیا وہ اس کتاب میں منافق لکھ دیا جائے گا جو نہ کبھی مٹے گی اور نہ بدلے گی۔ (مشکوٰۃ شریف)

خطبۂ جمعہ

خطبۂ اوّل

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ۔ اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ۚ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَّاٰى مِنْكُمْ مُّنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ وَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ ۔ بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَوَفَّقَنَا وَاِيَّاكُمْ لِاِتِّبَاعِ كِتَابِهِ الْحَكِيْمِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ۔ اِنَّهٗ هُوَ رَبُّ الْمُلْكِ الْكَرِيْمِ۔

ترجمہ:۔ ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ ہم اسی کے گُن گاتے ہیں، اسی سے مدد طلب کرتے اور اسی سے مغفرت کے طالب ہیں۔ اسی پہ ہمارا ایمان ہے اور اسی پر ہم بھروسا رکھتے ہیں اور ہم نفس کی بُرائیوں اور اپنے اعمال کی بُرائیوں سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔ جسکی رہنمائی اللہ فرمائے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ بھٹکنے دے اسے کوئی راہ پر لانے والا نہیں۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اسکے رسول ہیں، آپ پر اور آپکے آل و اصحاب پر اللہ کی رحمت و سلامتی نازل ہو۔ بعد ازاں:

میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ اللہ کے نام سے ابتدا کرتا ہوں جو نہایت مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔

"اس نے تمہارے لئے دین کا وہی طریقہ مقرر کیا ہے جس کی تاکید اس نے نوحؑ کو کی تھی۔ اور وہ کہ جس کی ہم نے تمہاری طرف وحی کی۔ اور وہ کہ جس کی ہم نے ابراہیم اور موسیٰؑ وعیسیٰؑ کو تاکید کی تھی، یہ ہے کہ اس دین کو برپا کرو اور اس کے بارے میں متفرق نہ ہو جاؤ وہ مشرکین کو سخت ناگوار ہوئی ہے جس کی طرف (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تم انہیں دعوت دے رہے ہو۔ اللہ جسے چاہتا ہے اپنا مقرب بنا کر برگزیدہ کرتا ہے اور وہ اپنی طرف آنے کا راستہ اسی کو دکھاتا ہے جو اسکی طرف رجوع کرتا ہے۔"

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم میں سے جو بھی کسی بُرائی کو دیکھے تو اُسے اپنے ہاتھ سے بدل ڈالے، اگر اتنی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان کے ذریعہ سے اس امر کو انجام دے (یعنی زبان سے منع کرے) اور اگر اس کی بھی قدرت نہیں رکھتا تو پھر دل کے ذریعہ اس فرض کو انجام دے (یعنی دل میں بُرائی سے کُڑھے) اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔"

اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ سب کو قرآن عظیم کی برکتوں سے نوازے، اپنی کتابِ حکیم اور اپنے رسولِ کریم کی سُنّت کے اتّباع کی توفیق عنایت کرے۔ یقیناً اللہ ہی باعزّت فرماں روا رب ہے۔

خطبۂ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ. وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْاَمِیْنِ وَعَلٰٓی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ. اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَهْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓئِکَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ. وَقَالَ

تعالیٰ: اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ وَّعَلَی الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ وَعُمَرَ الْفَارُوْقِ وَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ وَّعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَّعَلٰٓی اَزْوَاجِ النَّبِیِّ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَعَلٰی سَآئِرِ الصَّحَابَۃِ وَالتَّابِعِیْنَ وَمَنْ تَبِعَھُمْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ انْصُرْ مَنْ نَّصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْنَا مِنْھُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْھُمْ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ. وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَعْلٰی وَاَکْبَرُ۔

ترجمہ:۔ تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام کائنات کا رب ہے۔ اللہ کی رحمت اور سلامتی ہو اس کے رسول امین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپکے تمام آل اور اصحاب پر۔ بعد ازاں۔

میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بے انتہا مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے)

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے

جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے، جس پر نہایت تند خو اور سخت گیر فرشتے مقرر ہوں گے جو کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم بھی انھیں دیا جاتا ہے اُسے بجا لاتے ہیں۔“

دوسری جگہ فرمایا:

”اور تمہارے بیچ میں ایک ایسی اُمّت ظاہر ہونی چاہیئے جو نیکی کی طرف بُلاتے، بھلائی کا حکم دے اور بُرائی سے روکے، اور ایسے ہی لوگ فلاح پائیں گے۔“

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

”وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اسے پوری جنس دین پر غالب کر دے خواہ مشرکوں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔“

ارشادِ الٰہی ہے:

”اللہ اور اس کے ملائکہ نبیؐ پر درُود بھیجتے ہیں۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی اُن پر درُود و سلام بھیجو۔“

اے اللہ! تو خاتم النبیّین محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ہدایت یاب خلفاء راشدین، ابو بکر صدّیق، عمر فاروق، عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب، ازواجِ نبیؐ یعنی اُمّہات المومنین اور تمام صحابہ و تابعین پر رحمت و سلامتی نازل فرما، اور ان لوگوں پر بھی رحمت کا نزول فرما جو روزِ قیامت تک ان کا اتباع کرتے رہیں گے۔ اے اللہ تو ان سے راضی ہو جا۔ اے اللہ اس شخص کی مدد کر جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی مدد کی ہے اور ہمکو ان ہی میں سے بنا دے اور اس شخص کو رُسوا کر جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کو رسوا اور پسپا کرنے کی کوشش کی اور ہمیں اُن میں ہرگز شامل نہ کرنا۔

”میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بے انتہا مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔“ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے)

”اللہ تعالیٰ عدل اور احسان اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے اور بدی و بے حیائی اور ظلم و زیادتی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم سبق لو۔“

اور اللہ کا ذکر بلند اور بڑی چیز ہے۔

نماز تراویح کا بیان

رمضان شریف میں وتر سے پہلے بیس رکعت نماز تراویح سنّت مؤکدہ جماعت سے پڑھی جاتی ہے۔ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے ہیں۔ اور درود شریف یا کوئی ذکر کرتے رہتے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ جس نے رمضان کی راتوں میں ایمان کے ساتھ ثواب سمجھکر (تراویح میں) قیام کیا اس کے گناہ معاف کردیئے جائینگے۔

(بخاری شریف)

مسئلہ :- تراویح عورتوں کے ذمّہ بھی ہے۔ بہت سی عورتیں صرف عشاء کی نماز پڑھ لیتی ہیں اور تراویح نہیں پڑھتیں وہ گناہگار ہوتی ہیں۔

نماز عیدین کا بیان

رمضان شریف کے بعد جو عید آتی ہے اسکو عیدُ الفطر کہتے ہیں اور دس ذی الحجہ کو جو عید ہوتی ہے اسکو عیدُ الاضحیٰ کہتے ہیں۔ ان دونوں عیدوں کی نماز واجب ہے جمعہ اور عیدین کی نماز میں فرق یہ ہے کہ جمعہ کی نماز میں خطبہ نماز سے پہلے ہوتا ہے اور عیدین میں نماز کے بعد۔ جو باتیں جمعہ کے خطبے کے وقت ناجائز ہیں وہ عیدین کے خطبوں میں بھی ناجائز ہیں۔

عیدین کے مستحبات

(۱) غسل اور مسواک کرنا۔ (۲) اپنے پاس جو کپڑے موجود ہوں ان میں

اچھے کپڑے پہننا۔ (۳) خوشبو لگانا۔ (۴) عیدگاہ میں جو آبادی سے باہر ہو عید کی نماز پڑھنا۔ (۵) عیدگاہ پیدل جانا۔ (۶) ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا۔ (۷) عید کی نماز سے پہلے گھر میں یا عیدگاہ میں نفل نماز نہ پڑھنا گھر آکر پڑھے تو کچھ حرج نہیں۔ (۸) نماز عیدالفطر سے پہلے کھجور یا کوئی میٹھی چیز کھانا۔ (۹) اگر صدقہ فطر واجب ہو تو اس کو نماز سے پہلے ادا کرنا۔ (۱۰) عیدالاضحیٰ کے دن نماز عید کے بعد اپنی قربانی کا گوشت کھانا اور اس سے پہلے اور کچھ نہ کھانا۔ (۱۱) راستے میں تکبیر پڑھتے ہوئے آنا اور جانا، عیدالفطر میں تکبیر آہستہ اور عیدالاضحیٰ میں بلند آواز سے پڑھنا۔

نمازِ عیدین کا طریقہ

یہ دونوں نمازیں واجب ہیں جن کے لئے جماعت کا ہونا ضروری ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نماز عید کی نیّت کر کے امام کے ساتھ اَللّٰہُ اَکْبَر کہکر ہاتھ باندھ لیں۔ اس کے بعد سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ پڑھیں۔ پھر قرآت شروع کرنے سے پہلے تین مرتبہ کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہیں دو مرتبہ ہاتھ چھوڑ دیں تیسری مرتبہ ہاتھ باندھ لیں۔ دوسری رکعت میں قرآت کے بعد اسی طرح تین مرتبہ کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہیں، چوتھی مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَر بغیر ہاتھ اٹھائے کہتے ہوئے رکوع میں چلے جائیں۔

عیدُالاضحیٰ کے خاص احکام

اگر مالدار اور صاحبِ نصاب ہو تو اس پر قربانی کرنا واجب ہے اور نویں ذی الحجہ کی نماز فجر سے تیرہویں کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد تکبیرات تشریق واجب ہیں۔

بقول صاحبینؒ مسافر اور تنہا نماز پڑھنے والے پر بھی واجب ہیں۔ ہر فرض نماز کے بعد بآواز بلند ایک بار پڑھے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ (دُرِّ مختار)

نمازِ جنازہ کا بیان

جنازے کی نماز فرض کفایہ ہے۔ یعنی اگر کسی محلہ یا بستی کے چند مسلمان بھی جنازے کی نماز پڑھ لیں گے تو سب مسلمانوں کے اُوپر سے فرض اُتر جائے گا اگر کوئی بھی نہیں پڑھیگا تو سب گنہگار ہوں گے۔ نماز جنازہ میّت کے لئے دعائے مغفرت ہے۔ اس نماز میں چار تکبیریں ہیں۔ پہلی تکبیر کے بعد سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَآءُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ۔

یا اللہ ہم تیری پاکی اور تعریف بیان کرتے ہیں اور بابرکت ہے تیرا نام اور تیری بزرگی بہت برتر ہے اور بڑی ہے تیری تعریف اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

پھر بغیر ہاتھ اُٹھائے امام کے ساتھ اَللّٰہُ اَکْبَر کہیں اور امام و مقتدی سب درُود شریف پڑھیں فرض نماز میں جو درُود شریف پڑھتے ہیں اسی کو پڑھ لو۔ پھر مقتدی اور امام سب اَللّٰہُ اَکْبَر کہیں۔ اگر جنازہ بالغ مرد یا عورت کا ہو تو سب یہ دُعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا

الٰہی ہم سب کے گناہ معاف کر جو زندہ ہیں اور مر گئے اور جو موجود ہیں اور جو غائب ہیں اور چھوٹوں

وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا۔ اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ

اور بڑوں کو اور مردوں اور عورتوں کو بخش دیجئے۔ اے اللہ ہم میں سے جسے زندہ رکھے

عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ۝

اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے موت دے ایمان پر دے۔

یہ دُعا ختم کرنے کے بعد امام کے ساتھ چوتھی تکبیر کہکر سلام پھیر دیں تکبیر کہتے وقت آسمان کی طرف منہ اُٹھانا بے اصل ہے شریعت سے ثابت نہیں۔ نماز جنازہ میں تین صفیں کرنا مستحب ہے۔ اگر جنازہ نابالغ لڑکے کا ہو تو یہ دُعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا

اے اللہ! اس بچّے کو ہماری نجات کے لئے آگے جانے والا بنا

وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا ۝

اور اس کو ہماری شفاعت کا ذریعہ بنا۔

اگر جنازہ نابالغ لڑکی کا ہو تو یہ دُعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَآ اَجْرًا وَّذُخْرًا

اے اللہ اس لڑکی کو ہماری نجات کے لئے آگے جانے والی بنا اور اسکو

وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً ہ

ہماری شفاعت کا ذریعہ بنا۔

اسکے بعد اَللّٰہُ اَکْبَر کہکر سلام پھیر دینا چاہیئے۔

میّت کو قبر میں اُتارتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ پڑھنا مستحب ہے۔

میّت کو مٹی ڈالنے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ تین مرتبہ مٹھی بھر کر قبر پر ڈالیں۔ پہلی مرتبہ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ دوسری مرتبہ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ اور تیسری مرتبہ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى پڑھیں۔

سوالِ مُنکَر و نکیر

آدمی مرنے کے بعد اگر دفن کیا جائے تو قبر میں ورنہ جس حال میں ہو مُردے کے پاس دو فرشتے (جن کے نام مُنکر و نکیر ہیں) آتے ہیں اور مردے سے (یہ تین) سوال کرتے ہیں۔

(۱) مَنْ رَّبُّكَ — تیرا پروردگار کون ہے؟

(۲) وَمَنْ نَّبِيُّكَ — اور تیرا نبی کون ہے؟

(۳) وَمَا دِيْنُكَ — اور تیرا دین کیا ہے؟

اگر مُردہ ایماندار ہے تو جواب دیتا ہے۔

(۱) رَبِّیَ اللّٰہُ — اللہ تعالیٰ میرا پروردگار ہے۔

(۲) وَنَبِیِّ مُحَمَّدٌ — اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے نبی ہیں۔

(۳) وَدِیْنِ الْاِسْلَام — اور اسلام میرا دین ہے۔

پھر اس کے لئے قبر کشادہ ہو جاتی ہے اور اس کو ہر طرح کا چین و آرام ملتا ہے اور اگر مُردہ کافر یا منافق ہے تو تینوں سوالوں کے جواب میں کہتا ہے۔ ھَاہْ ھَاہْ لَا اَدْرِیْ (ہائے ہائے میں نہیں جانتا)

پھر قبر اس پر تنگ ہوتی ہے اور ایسا دباتی ہے کہ پسلیاں اِدھر کی اُدھر ہو جاتی ہیں اور طرح طرح کے عذاب ہوتے ہیں، یہ باتیں قبر میں مُردے کو معلوم ہوتی ہیں زندوں کو اس کی خبر نہیں ہوتی۔ جیسے سوتا آدمی خواب میں سب کچھ دیکھتا ہے لیکن جاگتا اور اسکے پاس بیٹھا ہوا بے خبر رہتا ہے۔

نفل نمازوں کا بیان

تحیۃ الوضو حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص وضو کرنے کے بعد دو رکعت اس خلوص سے پڑھے کہ اُن میں کوئی وسوسہ نہ آئے تو اللہ تعالیٰ اس کے گذشتہ گناہ معاف فرما دیں گے، مگر یہ نفل مکروہ وقت میں نہ پڑھیں۔

تحیۃ المسجد حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "جب تم مسجد میں داخل ہوا کرو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لیا کرو" لیکن یہ نفل صرف ظہر، عصر، عشاء ان تین نمازوں میں پڑھ سکتے ہیں۔

فجر کی نماز سے پہلے صرف دو رکعت سُنّت پڑھیں اور مغرب کی نماز سے پہلے کوئی نفل نماز نہ پڑھے۔

اشراق کی نماز

حدیث میں آیا ہے کہ اشراق کی نماز پڑھنے والے کو ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ اس نماز کا طریقہ یہ ہے کہ فجر کی نماز پڑھکر اسی جگہ بیٹھے رہیں اور ذکر اذکار کرتے رہیں۔ دُنیوی کام کاج اور کسی سے دُنیوی بات چیت نہ کریں۔ جب سورج پورا نکل آئے تو دو یا چار رکعت نماز اشراق پڑھیں، اگر کوئی فجر کی نماز پڑھکر کام کاج میں لگ گیا تو وہ بھی پڑھ سکتا ہے مگر ثواب میں کمی ہو جائے گی۔

عورتوں کو چاہیئے کہ وہ فجر کی نماز پڑھکر گھر میں مصلّے پر بیٹھے بیٹھے اللہ کا ذکر کرتی رہیں اور جب اشراق کا وقت ہو جائے تو نماز پڑھکر اُٹھیں۔ اشراق کا وقت اس وقت ہوتا ہے جب سُورج پورا نکل آئے اور اس کی طرف نگاہ جما کر نہ دیکھ سکیں۔

چاشت کی نماز

اس نماز کی بھی حدیث میں بہت فضیلت آئی ہے یہ نماز افلاس اور غربت دُور کرنے کا عجیب نسخہ ہے اس کی کم سے کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔ جو شخص اس نماز کی دو رکعتیں ہمیشہ پابندی کے ساتھ پڑھنے کا معمول بنائے گا اس کے گناہ (صغیرہ) معاف کر دیئے جائیں گے اور اس کے لئے جنّت میں سونے کا محل تیار ہو گا۔ اس نماز کا وقت سورج میں خوب تیزی آجانے کے بعد سے نصف النّہار شرعی کے شروع ہونے تک باقی رہتا ہے

اوّابین کی نماز یہ نماز مغرب کے فرض اور سُنّت پڑھنے کے بعد پڑھے جاتے ہیں۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص ان نفلوں کو اس طرح کہ ان کے درمیان کوئی بُری بات نہ کرے تو اس کو بارہ۱۲ سال نفلوں کے برابر ثواب ملے گا۔ اس نماز کی کم سے کم چھ اور زیادہ سے زیادہ بیس۲۰ رکعتیں ہیں۔

تہجّد کی نماز حدیث میں ہے کہ رات کے قیام (تہجّد) کو لازم کرلو۔ اس لئے کہ یہ اُن (نیک) لوگوں کا طریقہ ہے۔ جو تم سے پہلے گزر چکے۔ اس نماز کے پڑھنے سے بندہ اپنے پروردگار سے قریب ہوجاتا ہے۔ یہ نماز گناہوں سے روکنے والی ہے اور گناہوں کو مٹانے والی ہے۔ نیز اس وقت اللہ تعالیٰ بندہ کی دُعا خاص طور پر قبول فرماتے ہیں۔ اس نماز کی بدولت لوگ بڑے بڑے مرتبوں پر پہنچے ہیں۔ یہ نماز آدھی رات گزرنے کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ اس کی کم سے کم دو۲ اور زیادہ سے زیادہ بارہ۱۲ رکعتیں ہیں۔

مریض کی نماز کا طریقہ

عمران بن حصین رضؓ کہتے ہیں کہ: مجھے بواسیر تھی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے متعلق دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (۱) کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔ (۲) اگر طاقت نہ ہو تو بیٹھکر پڑھو۔ (۳) اتنی بھی طاقت نہ ہو تو لیٹ کر نماز پڑھو۔ (بُخاری)

آداب تِلاوت

تلاوت کے وقت باوضو باادب اور وقار کے ساتھ بیٹھنا چاہیئے چہار زانو یا تکیہ سے ٹیک لگا کر بیٹھنا یا غرور و تکبّر سے بھری ہوئی بیٹھک اختیار کرنا بالکل نامناسب ہے۔ دورانِ تلاوت کچھ کھائے پئے اور نہ بات چیت کرے، اگر گفتگو کرنا ناگزیر ہو تو قرآن مجید بند کردے۔ اور بات چیت سے فارغ ہو کر اعوذُ باللہ پڑھکر دوبارہ تلاوت شروع کردے۔

جب تلاوت کا ارادہ ہو تو پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھے۔ اور اس کے بعد رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ پڑھے پھر قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس اور سورۃ فاتحہ پڑھے۔

(احیاء العلوم جلد ۱ قسط ۵ ص ۷۸-۷۹)

اس کے بعد تلاوت کرے اور اللہ تعالیٰ نے جس قدر تلاوت کی توفیق عطا فرمائی ہے، جب اسے پورا کرچکے تو آخر میں یہ دُعا پڑھے۔

صَدَقَ اللّٰہُ وَبَلَّغَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِیْ۔

بہتر یہ ہے کہ تلاوت کرتے وقت گریہ کرے۔ اللہ تعالیٰ کے وہ وعید اور تہدیدات پر معمولی غور کرنے سے طبیعت میں حُزن پیدا ہوتا ہے اور اس سے ہی گریہ ہونے لگتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

”قرآن حزن کے ساتھ نازل ہوا ہے جب تم اسے پڑھا کرو تو حزن کیا کرو“۔ (ابویعلی۔ ابونعیم، ابن عمرؓ)

سجدۂ تلاوت

(۱) جب ابن آدم آیت سجدہ پڑھکر سجدۂ تلاوت کرتا ہے شیطان ہٹ جاتا ہے اور روکر کہتا ہے ”ہائے بربادی میری ابن آدم کو سجدہ کا حکم ہوا اس نے سجدہ کیا اس کے لئے جنّت ہے اور مجھے حکم ہوا میں نے انکار کیا میرے لئے دوزخ ہے۔ (مُسلم)

(۲) قرآن مجید کی چودہ[۱۴] آیتوں میں سے کسی ایک آیت کے پڑھنے یا سُننے پر ایک سجدہ واجب ہوتا ہے اس کو سجدۂ تلاوت کہتے ہیں۔ سجدۂ تلاوت کی آیتیں مندرجۂ ذیل سورتوں میں ہیں۔

۱:۔ اعراف۔ ۲:۔ رَعد۔ ۳:۔ نحل۔ ۴:۔ بنی اسرائیل۔ ۵:۔ مریم۔ ۶:۔ حج۔ ۷:۔ فرقان۔ ۸:۔ نمل۔ ۹:۔ سجدہ۔ ۱۰:۔ صٓ۔ ۱۱:۔ حٰمٓ السجدہ۔ ۱۲:۔ والنجم ۱۳:۔ انشقّت۔ ۱۴:۔ اِقرا۔

(۳) سجدۂ تلاوت کے لئے تحریمہ کے سوا تمام وہ شرائط ہیں جو نماز کے لئے ہیں۔ (دُرِّ مختار)

(۴) نماز کے مکروہ اوقات مثلاً طلوعِ شمس کے قریب، غروب آفتاب کے وقت، اگر سجدۂ تلاوت واجب ہوا ہے تو انہیں اوقات میں ادا کرلینا چاہیئے اگر پہلے واجب ہوا ہے تو ان اوقات میں ادا نہ کرے۔ (کبیری)

(۵) آیت سجدہ لکھنے یا دیکھنے سے سجدہ واجب نہیں۔ (عالمگیری)

(۶) خارج نماز سجدۂ تلاوت کا طریقہ یہ ہے کہ بغیر رفع یدین کے کھڑے ہوکر "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہکر سجدہ کرے اور پھر بعد سجدے کے "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہکر کھڑا ہوکر بیٹھ جائے۔ (عالمگیری)

(۷) سجدۂ تلاوت میں یہ دُعا پڑھے۔

وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَصَوَّرَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ بِحَوْلِہٖ وَقُوَّتِہٖ فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ۝

(نسائی۔ ابوداؤد۔ ترمذی)

(۸) سجدۂ تلاوت میں عام طور پر وہی معروف سجدے کی تسبیح پڑھی جاتی ہے یعنی "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی"

قُربانی کی دُعا

قربانی کرتے وقت زبان سے نیّت پڑھنا یا دُعا پڑھنا ضروری نہیں ہے اگر دل میں خیال کرلیا کہ میں قربانی کرتا ہوں اور زبان سے کچھ نہیں پڑھا فقط بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہکر ذبح کردیا تو بھی قربانی ہوگئی لیکن اگر یاد ہو تو دُعا پڑھ لینا بہتر ہے۔ جب قربانی کے جانور کو ذبح کیلئے لٹادے تو یہ دعا پڑھے۔

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ اَللّٰھُمَّ لَکَ وَمِنْکَ۔ بِسْمِ اللّٰہِ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

ذبح کے بعد یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْہُ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِكَ اِبْرَاھِیْمَ وَحَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ عَلَیْھِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ۔

سُترہ کا بیان

سُترہ اس لکڑی کو کہتے ہیں جو نمازی آڑ کے لئے سامنے کھڑی کر لیتا ہے۔ سُترہ کھڑا کرنے کے بعد اگر لوگ آگے سے گزر جائیں تو اُن کے گزرنے سے نماز میں کوئی حرج واقع نہیں ہوتا۔ سُترہ کھڑا کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ نمازی اپنے سامنے تین ہاتھ کے فاصلے پر دائیں ابرو کے مقابل سُترہ کھڑا کرے۔

(غایۃُ الاوطار)

بڑی مسجدوں اور جنگل میں اتنے فاصلے تک نمازی کے سامنے سے نہ گزرنا چاہیئے جہاں تک سجدہ گاہ پر نظر رکھتے ہوئے نمازی کی نظر پہنچے۔ اندازاً سجدہ گاہ سے ڈھائی گز آگے تک نمازی کے سامنے سے نہ گزرنا چاہیئے۔ نمازی کے آگے سے گزرنے والے کے لئے حدیث شریف میں سخت وعید آئی ہے اور گزرنے والا سخت عذاب کا مستحق ہوتا ہے، مگر نمازی کی نماز میں کوئی نقصان و حرج نہیں ہوتا۔ (دُرِّ مختار۔ عالمگیری)

بچہ پیدا ہونے پر اذان

جب بچہ پیدا ہو اس کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں

اقامت کہنا مسنون ہے۔ (بیہقی۔ عن ابن عباسؓ)

اگر نماز پڑھ رہا ہو یا پیشاب پاخانہ کر رہا ہو یا خطبہ ہو رہا ہو اور کہیں سے اذان کی آواز آجائے تو اِن حالتوں میں جواب نہ دینا چاہیئے۔ ضرورت کی حالت میں بے وضو اذان کہدینا بھی جائز ہے۔

عقیقہ کا بیان

لُغت اور شریعت میں عقیقہ اس جانور کو کہا جاتا ہے جو بچے کی پیدائش کے ساتویں دن ذبح کیا جائے۔ اور بچّے کے ان بالوں کو بھی عقیقہ کہتے ہیں جو شکم مادر سے ساتھ لیکر آتا ہے۔

ساتویں دن بچّے کی طرف سے کوئی جانور ذبح کر کے اس کا عقیقہ کیا جائے، اسی دن نام رکھا جائے اور اس کے سر کے بالوں کو مونڈا جائے (یہ سنّت ہے)۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

لڑکے کی طرف سے (عقیقے میں) دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہے۔ نر اور مادہ کی کوئی خصوصیّت نہیں۔

(ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ مشکوٰۃ شریف)

جو بال منڈوادو انکو چاندی کے برابر تول کر صدقہ کردو۔ (ترمذی)

بالوں کو زمین میں دفن کر دیا جائے یا دریا میں ڈالدیا جائے۔ (لیکن یہ کوئی شرعی بات نہیں۔)

بچّے کا سر مونڈنے کے بعد اس کے سر پر زعفران مَل دیں۔

(نیل الاوطار)

عقیقے کا گوشت ایک تہائی تقسیم کیا جائے۔ دو حصّے گھر اور رشتہ داروں ودوستوں میں کچّا تقسیم کیا جائے یا پکا کر کھلایا جائے۔ عقیقہ کا گوشت ماں باپ، دادا دادی اور نانا نانی سب لوگ کھا سکتے ہیں۔

ذبح کے وقت کی دُعائیں

۱:- فقط: بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہکر ذبح کریں۔

۲:- اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَقِيْقَةُ فُلَانٍ[1] بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔

(ابن ابی شیبہ۔ فتح الباری)

نوٹ:- اگر بچّے کا باپ ذبح کرے تو اگر لڑکا ہو تو "فلاں" کی جگہ اِبْنِیْ اور لڑکی ہو تو بِنْتِیْ کہے۔ اگر کوئی دوسرا شخص ذبح کرے تو لڑکے کیلئے اِبنِ فُلاں اور لڑکی کیلئے بِنتِ فُلاں کہے۔

اعتکاف

اعتکاف کے معنیٰ... اللہ تعالیٰ کی یاد کے لئے مسجد میں گوشہ نشین ہوجانے کے ہیں یہ گوشہ نشینی چاہے محض چند لمحوں کیلئے ہی کیوں نہ ہو۔

مسجد میں آنے والے کیلئے یہ مستحب (پسندیدہ) ہے کہ وہ مسجد میں قیام کے وقت کے لئے اعتکاف کی نیّت کرلے۔ اسی طرح سے جب تک وہ عبادت میں مصروف رہے گا اُسے اعتکاف کی جزا (ثواب) بھی

---

[1] اور فلاں کی جگہ اس کا نام لے۔

ملتی رہے گی۔

مراقی الفلاح کے مصنّف لکھتے ہیں کہ اگر اعتکاف صحیح اور خلوص سے ادا کیا جائے تو یہ بڑی بابرکت چیز ہے۔ اس کے جملہ فوائد کا پوری طرح احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔ درحقیقت اعتکاف میں یہ ہوتا ہے کہ ماسوائے اللہ عزّوجل کے دنیا کی ہر چیز دل سے نکل جاتی ہے۔ اعتکاف میں ہر لمحہ عبادت میں گزرتا ہے سوتے میں بھی وہ اس کی خدمت میں ہوتا ہے۔

علامہ شعرانیؒ کشف الغمہ میں حدیث شریف بیان کرتے ہیں جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ جو کوئی رمضان کے دس۱۰ دنوں کا اعتکاف کرتا ہے اُسے دو۲ حج اور دو۲ عمروں کا ثواب ملتا ہے۔

قصر (مُسافِر کی نماز)

امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک مسافر وہ ہے کہ جو تین منزل کا سفر اختیار کرے۔ یعنی انگریزی میل کے حساب سے اڑتالیس۴۸ میل کے سفر پر گھر سے نکلا ہو۔ جو ۲۴-۷۷ کلومیٹر ہوتا ہے۔ نیز یہ کہ اس جگہ اس کا قیام پندرہ یوم سے کم ہو۔ اگر نیّت پندرہ یوم سے زیادہ کی ہے تو پھر یہ مسافر نہیں رہے گا بلکہ مقیم مانا جائے گا۔ اور ایسی صورت میں پوری نماز ادا کرنی چاہیئے۔ اگر سفر اڑتالیس۴۸ میل سے کم ہے تو یہ مسافر نہیں ہے نماز پوری ادا کرنی ہوگی۔

سفر میں قصر صرف ظہر، عصر، عشاء کی نماز میں ہے۔ یعنی چار رکعت والی نماز نصف ادا کی جائے گی، فجر، مغرب کی رکعتیں بدستور ہیں۔ وتر واجب ہیں یہ بھی

تین رکعت ادا کرنے ضروری ہیں، البتہ سنّتیں فجر کے علاوہ اختیاری ہیں۔ فجر کی دو رکعت سُنّت ادا کرنا ضروری ہے۔ البتہ دوسری نمازوں کی سنّتیں اگر وقت اور سہولت ہو تو ضرور ادا کرنی چاہیئے۔ اگر وقت نہ ہو تو صرف فرض ادا کرنا کافی ہے۔

مسافر کو قصر نماز ادا کرنا ضروری ہے۔ اگر پوری نماز ادا کرے گا تو یہ حکم کی خلاف ورزی ہے ایسا کرنا موجب گناہ ہے۔

زکوٰۃ

اسلام کی بنیادی تعلیمات میں ایمان اور نماز کے بعد زکوٰۃ کا درجہ ہے گویا وہ اسلام کا تیسرا رُکن ہے۔

قرآن شریف میں جا بجا نماز کے ساتھ زکوٰۃ کی تاکید کی گئی ہے۔

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ۔ یعنی نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیا کرو۔

ہر مسلمان پر جو صاحبِ نصاب ہے سال میں ایک مرتبہ سال پورا ہونے کے بعد سَو میں ڈھائی روپیہ کے حساب سے دینا فرض ہے۔ (یعنی چالیسواں حصّہ۔)

جس شخص کے پاس سونا چاندی (یعنی مال و دولت) ہو اور زکوٰۃ نہ دے تو قیامت میں اس مال سے آگ کی تختیاں تیّار کی جائیں گی اور اُن سے اس شخص کی پیشانی، کروٹ اور پُشت کو داغا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمکو اس عذاب سے حفاظت فرمائے۔

روزہ

اسلام کی بنیادی تعلیمات میں ایمان، نماز اور زکوٰۃ کے بعد روزے کا درجہ ہے۔ اسلام میں پورے رمضان المبارک کے روزے فرض ہیں اگر کوئی شخص بلا کسی عذر اور مجبوری کے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دے تو وہ نہایت سخت گنہگار ہے۔

اگر کوئی شخص کسی عذر یا بیماری کی وجہ سے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دے وہ اگر اس کے بدلے ساری عمر بھی روزے رکھے تو اس کا پورا حق ادا نہ ہو سکے گا۔ (مشکوٰۃ شریف)

حج

ارکانِ اسلام میں سے آخری رُکن حج ہے. قرآن شریف میں حج کی فرضیّت کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے۔

"اور اللہ کے واسطے بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے ان لوگوں پر جو وہاں تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں۔ اور جو لوگ نہ مانیں تو اللہ بے نیاز ہے سب دنیا سے"۔

حج صرف ان لوگوں پر فرض ہے جو وہاں تک پہنچنے کی حیثیت رکھتے ہوں.

اس کتاب میں، ہم نے اسلام کے بنیادی فرائض کو بیان کیا ہے اُن کے تفصیلی مسائل، فقہ کی معتبر کتابوں میں دیکھے جائیں یا علماء سے دریافت کئے جائیں۔

سَلام کرنے کا بیَان

بخاری و مُسلم نے نقل کیا ہے کہ جب کوئی کسی کو سَلام کرے تو اس طرح کہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یعنی تم پر سَلامتی ہو۔ سلام اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔ اس بنا پر اس سے مُراد یہ ہے کہ اللہ کی محافظت تمہارے ساتھ رہے، یا تم سب آفات و بلیات سے سلامت رہو۔ سَلام کی جمع ضمیر اسلئے رکھی گئی ہے کہ محافظ فرشتوں پر بھی سَلام ہو جائے۔

سَلام کے آداب

سلام کرتے وقت جُھکے نہیں۔ حضرت شیخ عبدالحق رحؒ نے بیان کیا ہے کہ اکثر علماء و صلحاء اس رسم میں گرفتار ہیں لیکن ان کے اس فعل پر اعتماد اور اُن کی یہ تقلید نہ کرنی چاہیئے۔

سَلام کرنا سُنّت ہے مگر یہ سُنّتِ الٰہی اتنی مؤکد اور اہم ہے کہ فرض سے بھی افضل ہے، اور سلام کا جواب دینا واجب ہے۔ یعنی اگر کسی مجلس میں بہت سے آدمی بیٹھے ہوئے ہیں اور کوئی شخص آکر سلام کرے تو اس کا جواب اس مجلس میں سے ایک مسلمان بھی دیدے گا تو سب کی طرف سے کافی ہے اوروں کے ذمّے سے اس کا جواب اُتر جائے گا۔ اگر ایک شخص بھی جواب نہ دیگا تو سب گنہگار ہوں گے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کا جواب یہ ہے وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ اس کے

ساتھ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کے الفاظ بڑھانا ثواب کی زیادتی کا باعث ہے جو کوئی کسی کی طرف سے کسی کو سلام پہنچائے تو اس پر بھی سلام پہنچانا مستحب و اولیٰ ہے۔

جانور کے ذبح کا بیان

کسی جانور کے گلے کی رگیں شرعی طور پر کاٹنے کا نام ذبح ہے۔
ذبح میں ان چار رگوں کا کٹنا ضروری ہے۔
(الف) حلقوم یا نرخرا (جس سے سانس آتی جاتی ہے)۔
(ب) مری (جس سے کھانا پانی پیٹ میں جاتا ہے)۔
(ج) ودجین (دو نوشہ رگیں جن میں خون بھرتا ہے اور جو نرخرے اور مری کے دائیں بائیں ہوتی ہیں ان کو ودجین کہتے ہیں۔ (دُرِّ مختار)
تنبیہ:۔ اگر ان میں سے تین رگیں (نرخرا، مری، ایک شہ رگ) بھی کٹ جائیں تو ذبیحہ حلال ہو جائے گا۔

طریقۂ ذبح

پہلے جانور کو پانی پلا کر بائیں پہلو پر لٹائیں (اس طرح کہ سر جنوب ورمنہ قبلہ کی طرف رہے) یا اسی ترتیب سے ہاتھ میں پکڑیں پھر دائیں ہاتھ میں تیز چھری لے کر بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہکر قوت تیزی کے ساتھ گلے پر گانٹھی سے نیچے چھری چلائیں اس انداز پر کہ چاروں رگیں کٹ جائیں

لیکن سر جُدا نہ ہو (کاٹنا ختم ہوتے ہی جانور کو چھوڑ دیں۔)

چُھری، چاقو، تلوار، تیز پتھر، بانس کا تیز بدّہ (وغیرہ) الغرض دھار والی شے سے جس سے رگیں کٹ جائیں اور خون بہہ نکلے، ذبح کرنا درست اور جائز ہے۔ البتّہ بدن میں لگے ہوئے ناخنوں اور دانتوں سے (ذبح کرنا) درست نہیں۔ کُند چُھری سے بھی ذبح کرنا مکروہ ہے۔

باسمہٖ تعالیٰ

ذکر خدا میں ہر دم رہنا سب کے بس کی بات نہیں
خواہش نفس سے بچتے رہنا سب کے بس کی بات نہیں

انگلی سے اشارہ چاند کی جانب سارے انساں کرتے ہیں
انگلی سے چاند کے ٹکڑے کرنا سب کے بس کی بات نہیں

دین کی خاطر گھر گھر جانا طائف جاکر پتھر کھانا
پھر بھی دعائیں دیتے رہنا سب کے بس کی بات نہیں

اصحاب نبی تو سب کے سب مخلوق میں سب سے افضل ہیں
صدیق جیسا عاشق ہونا سب کے بس کی بات نہیں

دنیا کے سلاطین دنیا بھر میں گشت لگاتے پھرتے ہیں
فاروق جیسا گشت لگانا سب کے بس کی بات نہیں

عثمان غنی کا ہمسر ہونا مال میں بے شک ممکن ہے
ذوالنورین کا رتبہ پانا سب کے بس کی بات نہیں

اسلام کا جھنڈا ہاتھ میں لے کر حیدر آگے بڑھتے ہیں
خیبر پہ قبضہ کرلینا سب کے بس کی بات نہیں

دشمن سے بدلہ لے نے کا ہر ایک دل میں جذبہ ہے
دشمن کو گلے سے اپنے لگانا ہر ایک کے بس کی بات نہیں

عشق نبیؐ کا دعویٰ تو آسان ہے بہت اے ثاقب
فرمان نبیؐ پر عامل ہونا سب کے بس کی بات نہیں

مختصر سیرتِ نبویؐ

۱:۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب مطہر تمام دنیا سے زیادہ شریف اور پاک ہے۔

دلائل ابو نعیم میں مرفوعاً روایت ہے۔ جبرئیلؑ فرماتے ہیں کہ: "میں دنیا کے مشرق و مغرب میں پھرا مگر بنی ہاشم سے افضل کوئی خاندان نہیں دیکھا"

۲:۔ عرب میں قبیلۂ قریش کے مشہور خاندان بنی ہاشم میں آپؐ پیدا ہوئے۔

۳:۔ اس بات پر جمہور کا اتفاق ہے کہ آپؐ کی ولادت مکۂ معظّمہ میں ۱۲ ربیع الاوّل روز دوشنبہ صبح صادق کے وقت ہوئی۔

۴:۔ آپؐ کے والد ماجد کا نام عبداللہ تھا۔ آپؐ کی پیدائش سے پہلے ہی اس دنیا سے رحلت کر گئے۔ (سیرت مغلطائی ص۷)

۵:۔ آپؐ کے دادا کا نام عبدالمطلب تھا۔

۶:۔ آپؐ کو آپ کی والدۂ ماجدہ بی بی آمنہ نے اور چند روز کے بعد ابُولہب کی کنیز ثوبیہ نے اسکے بعد حلیمۂ سعدیہ نے دُودھ پلایا۔ (مغلطائی)

۷:۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور نے تعلیم نہیں دی۔

۸:- جب آپؐ کی عمر چار یا پانچ سال کی ہوئی تو اپنی نہیال مدینہ منوّرہ سے واپس ہوتے ہوئے بمقام ابوا آپؐ کی والدہ ماجدہ بی بی آمنہ کا انتقال ہوا۔

(مغلطائی۔ ص۱۰)

۹:- پچیس سال کی عمر میں آپؐ کا نکاح حضرت خدیجہؓ سے ہوا، اُسوقت آپؓ کی عمر چالیس[۴۰] سال تھی۔ ابوطالب نے نکاح کا خطبہ پڑھایا اور پانسو[۵۰۰] درہم مقرر پایا۔[۱]

۱۰:- جب آپؐ کی عمر چالیس[۴۰] برس ایک دن کی ہوئی تو غارِ حرا میں آپؐ کو خلعت نبوّت سے نوازا گیا۔ جس کی تاریخ ماہ ربیع الاوّل روز دوشنبہ ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی مختلف اقوال ہیں۔ (سیرت مغلطائی ص۱۱۴)

۱۱:- تیرہ[۱۳] سال تک آپؐ مکّہ معظمہ میں تبلیغ اسلام کرتے رہے۔

۱۲:- نبوّت کے وقت سے جبرئیلؑ وقتاً فوقتاً آتے اور قرآن شریف پہنچاتے رہے۔ چنانچہ کامل قرآن شریف بائیس[۲۲] سال پانچ ماہ اور چودہ دن تک نازل ہوتا رہا۔

۱۳:- نبوّت کے پانچویں سال آپؐ کو معراج ہوا۔ اس وقت سے پنجوقتہ نمازیں فرض ہوئیں۔

۱۴:- سب سے پہلی مسجد آپؐ نے قبا میں تعمیر کی۔

۱۵:- اسلام میں سب سے پہلے مدرسہ کی بنیاد مدینہ طیّبہ میں پڑی، قرآن مجید اور احکام شرعیہ کی تعلیم دینے نیز نماز پڑھانے کے لئے آپؐ نے

---

[۱] ۲۰ جوان اونٹنیاں: سیرت ابن ہشام ج۱ ص۱۸۹-۹۰، فقہ سیرت ص۵۹۔ تلقیح الفہوم ص۷۔

حضرت مصعب بن عمیرؓ کو مدینہ منوّرہ روانہ کیا۔ (سیرت حلبیہ جلد ۱ صفحہ ۴۰۳)

۱۶:۔ ۸ھ میں فتح مکّہ ہوا۔ حضرت عتاب بن اسید کو مکّے کا امیر مقرر فرما کر خود مدینہ طیّبہ کی طرف روانہ ہوئے۔

۱۷:۔ صحیح بخاری کی روایت کے مطابق آپؐ کی عمر تریسٹھ ۶۳ برس کی تھی ۱۲ ربیع الاوّل بروز دوشنبہ بوقت چاشت آپؐ کی وفات مشہور ہے۔ اور آپؐ کو حضرت عائشہ صدّیقہؓ کے کمرے میں سپردِ خاک کیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

۱۸:۔ آپؐ کا مزار مبارک مدینہ منوّرہ میں موجود ہے۔

قرآن مجید کے نام

اَلْكِتَابُ اَلفرقانِ اَلذِّكْرُ اَلْحُكْمُ اَلْحِكْمَةُ اَلشِّفَاءُ
اَلْهُدٰى الرَّحْمَةُ اَلرُّوْحُ اَلْخَيْرُ اَلْبَيَانُ اَلنِّعْمَةُ
اَلْبُرْهَانُ اَلنُّوْرُ اَلْحَقُّ اَلْمُبِيْنُ اَلْكَرِيْمُ اَلْمَاجِدُ
اَلْحَكِيْمُ اَلْعَرَبِيُّ اَلْعَزِيْزُ

چالیس مسنون دعائیں

۱:۔ سوتے وقت کی دُعا :

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى. (حصن حصین)

الٰہی! میں تیرے ہی نام پر مرتا اور جیتا ہوں۔

۲:۔ جب سو کر اُٹھے :

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَحْيَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔

(بخاری، حذیفہؓ ۔ مُسلم، براءؓ)

سب تعریف اللہ کیلئے ہے جس نے ہمیں مار کر زندگی بخشی اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

۳:۔ جب بیت الخلا جائے :

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ۔ (ابوداؤد)

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے مرد ہوں یا عورت۔

۴:۔ بیت الخلا سے نکلنے کے بعد :

غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنِّيْ الْاَذٰى وَعَافَانِيْ۔ (ابن ماجہ)

اے اللہ بخشش کا سوال کرتا ہوں۔ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے مجھ سے ایذا دینے والی چیز دور کی اور مجھے چین دیا۔

لہ :۔ شیطانوں کی آنکھوں اور انسانی شرمگاہوں کے درمیان بسم اللہ آڑ بن جاتی ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

۵:۔ کھانا شروع کرتے وقت:

بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ۔ (مسند احمد)

خدا کے نام سے اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی برکت سے۔

۶:۔ کھانے کے بعد:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ○ (ترمذی)

شکر ہے اللہ کا جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور کیا ہمیں مسلمانوں میں سے۔

۷:۔ بِسْمِ اللہ پڑھنا بھول جانے پر:

بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ ○ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

میں نے اس کے اوّل اور آخر میں اللہ کا نام لیا۔

۸:۔ کھانے کے درمیان یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ ○

اے اللہ آپ کے لئے تعریف ہے اور آپ ہی کیلئے شکر۔

۹:۔ جب کسی کے یہاں کھانا کھائے:

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ ○ (مسلم)

یا اللہ! جس نے مجھے کھلایا تو اس کو کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اسکو پلا۔

۱۰:۔ دُودھ پینے کے بعد پڑھنے کی دُعا:

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ ○

(ترمذی۔ ابوداؤد)

اے اللہ! تو اس میں برکت دے اور ہمکو زیادہ دے۔

۱۱:۔ جب آئینے میں مُنہ دیکھے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ ۝

یا اللہ آپ نے اچھی بنایا میری صورت کو بس اب اچھی کر دیجئے میری سیرت کو۔

۱۲:۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت: (پہلے دایاں پیر رکھے)

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ۝ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

اے اللہ میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے۔

۱۳:۔ جب مسجد سے باہر نکلے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ۝ (ترمذی)

اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔

۱۴:۔ نماز فجر اور مغرب کے بعد: (سات بار)

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ ۝

اے اللہ! مجھے دوزخ سے محفوظ فرما دے۔

۱۵:۔ گھر میں داخل ہونے کی دُعا:

بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا ۝ (ابوداؤد)

اللہ کا نام لیکر ہم اندر آئے اور بھروسہ کیا اس خدا پر جو ہمارا رب ہے۔

۱۶:۔ گھر سے نکلنے کی دُعا:

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۝ (ترمذی)

میں اللہ کا نام لے کر نکلا میں نے اللہ پر بھروسہ کیا گناہوں سے بچانا اور نیکیوں کی قوّت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

۱۷:۔ مصافحہ کے وقت:

یَغۡفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمۡ ٥

اللہ مغفرت فرمائے ہمیں اور تمہیں۔

۱۸:۔ نیا چاند دیکھتے وقت:

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیۡنَا بِالۡیُمۡنِ وَالۡاِیۡمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالۡاِسۡلَامِ

اے اللہ اس چاند کو ہم پر چڑھا برکت اور ایمان کے ساتھ اور خیریت و اسلام کیساتھ

رَبِّیۡ وَرَبُّکَ اللّٰہُ ٥

(اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

۱۹:۔ جب بھی چاند پر نظر پڑے:

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡ شَرِّ ھٰذَا الۡغَاسِقِ ٥

پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی اس تاریک ہوجانیوالے کی بُرائی سے۔

۲۰:۔ جب مُرغ کی آواز سُنے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ مِنۡ فَضۡلِکَ ٥

یا اللہ میں مانگتا ہوں آپ کا فضل۔

۲۱:۔ سواری پر بیٹھ کر پڑھنے کی دُعا: (پہلے پیر رکھکر بسم اللہ کہے)

سُبۡحَانَ الَّذِیۡ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقۡرِنِیۡنَ ٥ وَاِنَّآ

پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے اسکو فرمانبردار بنا دیا، حالانکہ ہم اسکو مطیع کرنیوالے نہ

اِلٰی رَبِّنَا لَمُنۡقَلِبُوۡنَ۔ (ابوداؤد)

تھے۔ اور ہم اپنے رب کیطرف ضرور جانیوالے ہیں۔ (پارہ ۲۵ سورۃ زخرف)

۲۲:- جب گدھے یا کُتّے کی آواز سُنے، یا غصّے کے وقت:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝

پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی شیطان مردود سے۔

۲۳:- دُعا وقت بارش:

اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا ۝

یا اللہ برسانا مینہ مفید۔

۲۴:- صبح اُٹھکر پڑھنے کی دُعا:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا

اللہ کے نام سے ہم نے صبح کی یا شام کی جس کے نام کے ساتھ آسمان میں یا زمین میں کوئی

فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سُننے جاننے والا ہے۔

۲۵:- جب کشتی یا جہاز پر سوار ہو:

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

خدائے تعالیٰ کے نام سے ہے چلنا اس کا اور ٹھہرنا اس کا، بیشک میرا رب غفور رحیم ہے۔

۲۶:- دُعا قریب الموت:

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ ۝

اے اللہ مدد کر مجھکو موت کی سختیوں اور بیہوشیوں پر۔

۲۷:- دولہا و دُلہن کو مبارکباد کی دُعا:

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ ۝

برکت دے اللہ تجھکو اور برکت نازل کرے تجھ پر اور ملاپ رکھے تم دونوں میں ساتھ خیر کے۔

۲۸:۔ وقت موت:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ○

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

۲۹:۔ بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک کے وقت:

سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ ○

ہم اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں جس کی پاکی بیان کرتا ہے رعد اسکی تعریف کے ساتھ اور فرشتے اسکے خوف سے۔

۳۰:۔ آبِ زمزم پیتے وقت: (ننگے سر اور کھڑے ہو کر قبلہ رو)

اَللّٰھُمَّ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّ شِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ ○

اے اللہ مجھے نفع پہنچانے والا علم عطا فرما اور میری روزی میں کشادگی مرحمت فرما، اور بیماری سے شفا عطا کر۔

۳۱:۔ مشکل کے وقت پڑھنے کی دُعا:

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ○

نہیں ہے کوئی معبود تیرے سوا، تیری پاکی بیان کرتے ہیں، بیشک میں قصور وار ہوں۔

۳۲:۔ آسمان پر نظر ڈالتے وقت:

یَا مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی طَاعَتِکَ ○

(اے اللہ) پھیرنے والے دلوں کے ثابت قدم رکھ میرے دل کو تیری طاعت کیلئے۔

۳۳:۔ روزہ رکھنے کی نیّت:

بِصَوْمِ غَدٍ نَوَیْتُ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ ○

میں نے کل کے رمضان کے روزہ کی نیّت کی۔

۳۳:۔ افطار کی دُعا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَكَ صُمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ

اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تجھ پر ایمان لایا اور تیرے اُوپر بھروسہ کیا

وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ○ (ابوداؤد)

اور تیرے ہی رزق پر افطار کیا پس تو قبول فرما۔

۳۴:۔ شبِ قدر میں پڑھنے کی دُعا:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ ○ (ترمذی)

یا اللہ! آپ معاف فرمانے والے ہیں معافی کو پسند کرتے ہیں مجھے معاف کیجئے۔

۳۵:۔ رات میں سوتے وقت روزانہ پڑھنے کی دُعا: (پچیس مرتبہ)

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِیْ فِی الْمَوْتِ وَفِیْ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ ○

اے اللہ! برکت دے مجھے موت میں اور موت کے بعد بھی۔

۳۶:۔ نیا کام شروع کرتے وقت پڑھنے کی دُعا:

اَللّٰهُمَّ خِرْ لِیْ وَاخْتَرْ لِیْ ○ (ترمذی شریف)

اے اللہ! میرے لئے خیر فرما اور اسے میرے لئے پسند فرما۔

۳۷:۔ جب قبرستان میں جائے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآ اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ

سلام پہنچے تمکو اے اہل قبور بخشیں اللہ تمکو اور ہمکو اور تم آگے جانے

وَاَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ ○

والے ہو اور ہم تمہارے قدم پر ہیں۔

۳۸:۔ دُعا بوقت قحط :

اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا — یا اللہ پانی پلا دیجئے ہمکو (تین بار پڑھے)

اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا — یا اللہ مینہ برسائیے ہم پر (تین بار پڑھے)

۳۹:۔ کپڑا پہننے کی دُعا :

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَآ اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ ٥

شکر ہے اللہ کا جس نے مجھکو ایسا لباس پہنایا کر ڈھانکتا ہوں میں اس سے اپنا ستر اور زینت کرتا ہوں اس سے اپنی زندگی میں۔

۴۰:۔ دُعا کفارۂ مجلس :۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ۔

پاکی ہے اللہ کی اسکی حمد کے ساتھ پاکی بیان کرتا ہوں میں تیری اے اللہ تیری حمد کے ساتھ۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ٥

دل سے اقرار کرتا ہوں میں کہ نہیں کوئی معبود سوائے تیرے، بخشش چاہتا ہوں میں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں میں تیرے سامنے۔

چہل احادیث

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

قَالَ النَّبِیُّ ص[1]:
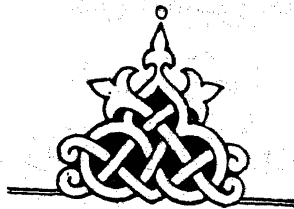
۱:- اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ۔ (بخاری و مسلم)

سارے عمل نیّت[2] سے ہیں۔

۲:- بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً۔ (بخاری۔ عن عبداللہ بن عمرو بن عاص رض)

پہنچاؤ میری طرف سے خواہ ایک ہی آیت کیوں نہ ہو۔

۳:- طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ۔ (ابن ماجہ۔ عن انس رض)

علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد اور عورت) پر فرض ہے۔

۴:- خَیْرُکُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ۔ (بخاری۔ عن عثمان بن عفان رض)

تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھلائے۔

۵:- اَلْعُلَمَآءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَآءِ۔ (ترمذی)

علماء نبیوں کے وارث ہیں۔

---

[1] جب حدیث شروع کریں تو قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) نے اوّلاً پڑھ لیا کریں۔

[2] یعنی اچھی نیّت سے اچھے اور بُری نیّت سے بُرے ہو جاتے ہیں۔ ۱۲ منہ۔

۶:- اَلْمُسْلِمُ اَخُ الْمُسْلِمِ (بخاری و مسلم. عن عبداللہ بن عمرؓ)

مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔

۷:- اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ۔ (مسلم، عن ابی مالک حارث بن عاصم اشعریؓ)

پاکی آدھا ایمان ہے۔

۸:- اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْکَافِرِ۔ (بخاری و مسلم، عن عبداللہ بن عمر)

دنیا مومن کیلئے قیدخانہ اور کافر کے لئے جنّت ہے۔

۹:- لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ۔ (بخاری و مسلم)

چغل خور جنّت میں نہ جائے گا۔

۱۰:- لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ۔

رشتہ قطع کرنے والا جنّت میں نہ جائے گا۔

۱۱:- تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ اَلْمَوْتُ۔ (مشکوٰۃ شریف)

مومن کا تحفہ موت ہے۔

۱۲:- اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ۔ (ترمذی۔ عن انسؓ)

دُعا عبادت کا مغز ہے۔

۱۳:- اَلدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ۔ (اصحاب سنن۔ النعمان بن بشیرؓ)

دُعا مانگنا ہی عبادت ہے۔

۱۴:- لَا دِیْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهٗ۔ (احمد۔ طبرانی۔ عن انسؓ)

جسمیں عہد نہیں اس میں دین نہیں۔

۱۵:- اَلْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ۔ (بخاری و مسلم)

حقیقی غنا دل کا غنا ہوتا ہے۔

۱۶:- كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ۔ (مُسلم)

ہر ایک بدعت گمراہی ہے۔

۱۷:- اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا۔ (مُسلم)

اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ صرف پاکیزہ مال ہی کو قبول کرتا ہے۔

۱۸:- لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ۔ (بخاری ومسلم۔ عن جریر)

جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ اُس پر رحم نہیں کرتا۔

۱۹:- اَلصَّمْتُ حِكَمٌ ۔ (دیلمی)

خاموشی حکمت ہے۔

۲۰:- اِحْفَظْ لِسَانَكَ ۔ (ابن عساکر)

اپنی زبان کی حفاظت کرو۔

۲۱:- اَطْعِمُوا الْجَائِعَ ۔ (ابوداؤد)

بھوکوں کو کھلایا کرو۔

۲۲:- اَفْشُوا السَّلَامَ۔ (حاکم)

سلام کو پھیلاؤ۔

۲۳:- اَلسَّمْعُ اَمَانَةٌ۔ (دیلمی)

سُنی ہوئی بات امانت ہے۔

۲۴:- اَلصَّوْمُ فَرْضٌ۔ (احمد)

روزہ فرض ہے۔

۲۵:- اَلْعَيْنُ حَقٌّ۔ (بخاری ومُسلم)

نظر برحق ہے۔

۲۶:۔ اِیَّاكَ وَالْخِیَانَةَ۔ (طبرانی)
خیانت سے بچو۔

۲۷:۔ اَلْحَیَاءُ خَیْرٌ كُلُّهٗ۔ (مسلم۔ عن عمران حصین)
حیا تو سب کی سب اچھی ہی ہے۔

۲۸:۔ مَنْ خَرَجَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حَتّٰی یَرْجِعَ۔ (ترمذی)
جو علم کی تلاش میں نکلے وہ واپس ہونے تک اللہ کے راستے (جہاد) میں ہے۔

۲۹:۔ مَنْ لَّمْ یَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْكُرِ اللّٰهَ۔ (احمد، ترمذی۔ عن ابی ہریرہ رضؓ)
جو (شخص) لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا (بھی) شکر ادا نہیں کرتا۔

۳۰:۔ لَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ۔ (مسلم)
قبروں کو سجدہ گاہ نہ بناؤ۔

۳۱:۔ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا۔ (مسلم۔ عن ابی ہریرہ رضؓ)
اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب جگہ مسجدیں ہیں۔

۳۲:۔ اَلْكَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ۔ (ترمذی)
ہوشیار درحقیقت وہ ہے جس نے اپنے نفس کو قابو میں رکھا۔

۳۳:۔ كُنْ فِی الدُّنْیَا كَاَنَّكَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ۔ (بخاری)
دنیا میں ایسے رہو جیسے کوئی مسافر یا رہ گذر رہتا ہے۔

۳۴:۔ مَنْ صَلّٰی یُرَآئِیْ فَقَدْ اَشْرَكَ۔
جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی اُس نے گویا شرک کیا۔

۳۵:۔ اِنَّ مِنْ اَحَبِّکُمْ اِلَیَّ اَحْسَنُکُمْ اَخْلَاقًا۔ (بخاری و مسلم)
تم میں سے میرے نزدیک وہ شخص محبوب ہے جسکے اخلاق اچھے ہوں۔

۳۶:۔ اَفْضَلُ الصَّدَقَۃِ اَنْ تُشْبِعَ جَائِعًا۔ (مشکوٰۃ شریف)
بہترین صدقہ یہ ہے کہ کسی بھوکے کو پیٹ بھر کر تو کھانا کھلائے۔

۳۷:۔ مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِہٖ۔ (ترمذی)
جو کسی کو اچھا کام بتلائے تو اسکے لئے کرنیوالے برابر ثواب ہوگا۔

۳۸:۔ مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَہٗ۔ (ترمذی)
اس شخص کا قرآن پر ایمان نہیں جو اس کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال جانے۔

۳۹:۔ اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔ (بخاری و مسلم)
میں آخری پیغمبر ہوں میرے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔

۴۰:۔ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا۔ (مسلم عن ابی ہریرہؓ)
جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔

اسلامی محاورات

۱:۔	کام کے آغاز کے لئے	بِسْمِ اللہ
۲:۔	شر سے بچنے کیلئے	اَعُوْذُ بِاللہ
۳:۔	کسی چیز سے گریز کیلئے	اَسْتَغْفِرُ اللہ
۴:۔	اظہارِ تعجّب کے لئے	سُبْحَانَ اللہ
۵:۔	اظہارِ خوشی کے لئے	اَلْحَمْدُ لِلّٰہ
۶:۔	اظہارِ غم کے لئے	اِنَّا لِلّٰہ
۷:۔	وقتِ مصیبت (اظہار اخلاص کیلئے)	حسبُنا اللہ
۸:۔	وعدہ دینے کے لئے	انشاءاللہ
۹:۔	قدر افزائی کے لئے	مَاشاءاللہ
۱۰:۔	اظہارِ پُختگی کے لئے	تقتہ باللہ
۱۱:۔	حق پر بھروسہ کرنے کیلئے	توکّلت علی اللہ
۱۲:۔	بُرائی سے بچنے کے لئے	اللہ اللہ
۱۳:۔	شرکیہ فعل دیکھ کر	لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ
۱۴:۔	درُود شریف کے لئے	صلّی اللہ
۱۵:۔	کسی کی بُرائی سی تاثر کے وقت	العظمۃ للہ
۱۶:۔	کسی بلندی کو دیکھکر	اللہ اکبر
۱۷:۔	کسی چیز سے کراہت کیوقت	لاحول ولاقوۃ الا باللہ
۱۸:۔	کافر کے سلام کا جواب دیتے وقت۔	ھَدَاکَ اللہ

۱۹:۔ وسوسۂ شیطان کیوقت ———— اٰمَنْتُ بِاللہ

۲۰:۔ میّت کو دفن کرتے وقت ———— بِسم اللہ وعلیٰ ملّۃ رسُول اللہ

۲۱:۔ قسم کھاتے وقت ———— واللہ بِاللہ

۲۲:۔ کھانا کھاتے ہوئے دوسروں کو بلاوے پر ———— بارک اللہ

۲۳:۔ جب کوئی احسان کرے ———— جزاک اللہ

۲۴:۔ چھینکنے پر ———— الحمدُ للہ

۲۵:۔ چھینک سننے پر ———— یَرحمُکَ اللہ

۲۶:۔ کسی کو رخصت کرتے وقت ———— استودِع اللہ

۲۷:۔ صبح اور شام کے وقت ———— رَضیتُ باللہ

۲۸:۔ مسلمان بھائی کو ہنستا دیکھکر ———— اضحك اللہ

۲۹:۔ وضو کے بعد ———— اَشھدُ اَنْ لّآ اِلٰہ اِلّا اللہ

۳۰:۔ وقت موت ———— لآ اِلٰہ اِلّا اللہ

۳۱:۔ دولہا دُلہن کو مبارکباد کیوقت ———— بَارَکَ اللہ

۳۲:۔ سفر میں جب کسی منزل پر اُترے ———— اعوذُ بکلمات اللہ

۳۳:۔ جب چاند پر نظر پڑے ———— اعوذُ باللہ

۳۴:۔ جب بازار میں جائے ———— بِسْمِ اللہ

۳۵:۔ دعا کفارۂ مجلس کے لئے ———— سُبحان اللہ

چند معلومات

۱:۔ قرآن پاک میں تیس ۳۰ پارے، سات منزلیں، ۱۴ سجدے، ۵۴۰ رکوع، ۱۱۴ سورتیں اور ۶۶۶۶ آیات ہیں۔

۲:۔ پورا قرآن پاک بائیس سال پانچ ماہ اور چودہ دن میں نازل ہوا۔

مدّت نزولِ قرآن

مکّی دور:۔ ۱۷ رمضان المبارک، روز دوشنبہ، ہجرت سے ۱۳ سال قبل سے ۱۱ ربیع الاوّل روز یکشنبہ ۱ھ تک ہے۔

مکّی دور کی پوری مدّت، گیارہ دن سفر ہجرت کو شامل کرکے، چار ہزار چار سو چوبیس (۴۴۲۴ء) دن ہے۔

مدنی دور:۔ ۱۲ ربیع الاوّل ۱ھ سے ۱۲ ربیع الاوّل ۱۲ھ تک ہے۔

مدنی دور کی پوری مدّت تین ہزار پانسو پینتیس (۳۵۳۵ء) دن ہے۔

کل مدّت نزول قرآن:۔ سات ہزار نو سو انسٹھ (۷۹۵۹ء) دن ہے۔

۳:۔ قرآن پاک کی سب سے بڑی سورت سورۃ "البقرہ" ہے اور سب سے چھوٹی "الکوثر" ہے۔

۴:۔ قرآن مجید میں سورۃ "توبہ" وہ واحد سورت ہے جس کے شروع

نہیں ہے۔

عکیم میں لفظ "اللہ" ۲۶۹۸، "اَلرَّحمٰن" ۱۵۷، بار اور "الرَّحِیم"

ریم وہ واحد خاتون ہیں جن کا ذکر قرآن پاک میں ان کے

-

ید میں ۲۶ نبیوں کا ذکر ہے۔

ید میں لفظ "زکوٰۃ" ۳۲، اور "صلوٰۃ" ۶۷ مرتبہ آیا ہے۔ جنمیں

پر صلوٰۃ اور زکوٰۃ کے الفاظ دونوں ایک ساتھ آئے ہیں۔

رح ہر چیز کا دل ہوتا ہے اسی طرح قرآن پا ... کا دل

ہے۔ اور "عروس القرآن" "سورۂ رحمٰن" کو کہا جاتا ہے۔

کیم کی سب سے پہلی آیات غارِ حرا میں حضرت جبرئیلؑ نے

ئی پانچ اور سب سے آخری آیت "اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ"

) لائیں۔

سات منزلیں

بقرہ" سے سورۂ "مائدہ" تک۔

نعام" سے "ہود" تک۔

یوسف" سے سورۂ "مریم" تک۔

طٰہٰ" سے سورۂ "قصص" تک۔

۵:۔ سورۂ "عنکبوت" سے سورۂ "ص" تک۔

۶:۔ سورۂ "زمر" سے سورۂ "رحمٰن" تک۔

۷:۔ سورۂ "واقعہ" سے سورۂ "ناس" تک۔

چودہ ۱۴ سجدۂ تلاوت

۱:۔ سورۂ اعراف۔ ۲:۔ سورۂ رعد۔ ۳:۔ سورۂ نحل۔ ۴:۔ سورۂ بنی اسرائیل۔
۵:۔ سورۂ مریم۔ ۶:۔ سورۂ حج۔ ۷:۔ سورۂ فرقان۔ ۸:۔ سورۂ نمل۔ ۹:۔ سورۂ الم سجدہ
۱۰:۔ سورۂ ص۔ ۱۱:۔ سورۂ حٰم السجدہ۔ ۱۲:۔ سورۂ والنجم۔ ۱۳:۔ سورۂ انشقاق۔
۱۴:۔ سورۂ علق۔

نزولِ وحی کی چند صورتیں

۱:۔ انبیاءؑ پر وحی کی تین صورتیں ہوتی تھیں۔
(الف) معنیٰ و مفہوم کو نبی کے دل پر القاء کر دیا جاتا تھا۔
(ب) بے حجابانہ کلام ہوتا۔
(ج) فرشتہ اللہ تعالیٰ کا پیغام لے کر خدمت میں حاضر ہوتا۔

علماء نے نزولِ وحی کی کل پانچ صورتیں بیان کی ہیں۔

۱:۔ وحی کی آواز گھنٹی کی طرح مسلسل ہوتی تھی اور ہر سمت سے سنائی دیتی تھی۔

۲:۔ فرشتہ کسی انسانی شکل میں آکر اللہ تعالیٰ کا کلام سنا دیتا۔

۳:۔ فرشتہ اپنی اصل شکل میں دکھائی دیتا اور ایسا کل تین بار ہوا۔

(الف) نبوّت کے بالکل ابتدائی زمانے میں۔

(ب) معراج میں۔

(ج) اور ایک مرتبہ اس وقت جب آپ ؐ نے جبرئیل ؑ کو اصل شکل میں دیکھنے کی خواہش ظاہر فرمائی۔

۴:۔ اللہ تعالیٰ سے براہِ راست ہمکلامی کا شرف حاصل ہونا، جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج میں ہوا۔

۵:۔ یہ کہ حضرت جبرئیل علیہ السّلام کسی صورت میں آئے بغیر قلب مبار[illegible] میں کوئی بات القا فرما دیتے تھے، جس کو "نفث فی الروع" کہتے ہیں۔

حدیث واثر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو "قولی حدیث" اور آپ ؐ کے عمل کو "فعلی حدیث"، اسی کو سُنّت کہا جاتا ہے۔ اور وہ عمل جو آپ ؐ کی نظروں کے سامنے کیا گیا ہو، لیکن آپ صلے اللہ علیہ وسلّم نے وہ عمل کرنے سے نہ روکا ہو اور نہ منع فرمایا ہو اسکو "تقریری حدیث" کہا جاتا ہے۔

جس حدیث کی روایت کا سلسلہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچے اسس کو "مرفوع حدیث" کہا جاتا ہے۔ اور جس حدیث کی

روایت کا سلسلہ صحابہؓ تک پہنچے اس کو "موقوف حدیث" کہا جاتا ہے۔ اور جس حدیث کی روایت کا سلسلہ تابعیؒ تک پہنچے اس کو "مقطوع حدیث" کہتے ہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ (رضی اللہ عنہ) کے قول وفعل کو "اثر" کہا جاتا ہے۔

تمت

بالخیر

قرآن کے تیس پارے

الٓمّٓ ۱ سیقول ۲ تلک الرسل ۳ لن تنالوا ۴ والمحصنت ۵
لایحب اللہ ۶ واذا سمعوا ۷ ولو اننا ۸ قال الملاء ۹ واعلموا ۱۰
یعتذرون ۱۱ ومامن دابۃ ۱۲ وما ابرئ ۱۳ ربما ۱۴ سبحٰن الذی ۱۵
قال الم ۱۶ اقترب للناس ۱۷ قد افلح المؤمنون ۱۸ وقال الذین ۱۹
امن خلق السموات ۲۰ اتل ما اوحی ۲۱ ومن یقنت ۲۲ ومالی ۲۳
فمن اظلم ۲۴ الیہ یرد ۲۵ حٰم ۲۶ قال فما خطبکم ۲۷
قد سمع اللہ ۲۸ تبارک الذی ۲۹ عم یتساءلون ۳۰

اللہ تعالیٰ کے نام

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰہُ	اَلرَّحْمٰنُ	اَلرَّحِیْمُ	اَلْمَلِكُ	اَلْقُدُّوْسُ	اَلسَّلَامُ
اَلْمُؤْمِنُ	اَلْمُهَیْمِنُ	اَلْعَزِیْزُ	اَلْجَبَّارُ	اَلْمُتَكَبِّرُ	اَلْخَالِقُ
اَلْبَارِئُ	اَلْمُصَوِّرُ	اَلْغَفَّارُ	اَلْقَهَّارُ	اَلْوَهَّابُ	اَلرَّزَّاقُ
اَلْفَتَّاحُ	اَلْعَلِیْمُ	اَلْقَابِضُ	اَلْبَاسِطُ	اَلْخَافِضُ	اَلرَّافِعُ
اَلْمُعِزُّ	اَلْمُذِلُّ	اَلسَّمِیْعُ	اَلْبَصِیْرُ	اَلْحَكَمُ	اَلْعَدْلُ
اَللَّطِیْفُ	اَلْخَبِیْرُ	اَلْحَلِیْمُ	اَلْعَظِیْمُ	اَلْغَفُوْرُ	اَلشَّكُوْرُ
اَلْعَلِیُّ	اَلْكَبِیْرُ	اَلْحَفِیْظُ	اَلْمُقِیْتُ	اَلْحَسِیْبُ	اَلْجَلِیْلُ
اَلْكَرِیْمُ	اَلرَّقِیْبُ	اَلْمُجِیْبُ	اَلْوَاسِعُ	اَلْحَكِیْمُ	اَلْوَدُوْدُ
اَلْمَجِیْدُ	اَلْبَاعِثُ	اَلشَّهِیْدُ	اَلْحَقُّ	اَلْوَكِیْلُ	اَلْقَوِیُّ
اَلْمَتِیْنُ	اَلْوَلِیُّ	اَلْحَمِیْدُ	اَلْمُحْصِیْ	اَلْمُبْدِئُ	اَلْمُعِیْدُ
اَلْمُحْیِیْ	اَلْمُمِیْتُ	اَلْحَیُّ	اَلْقَیُّوْمُ	اَلْوَاجِدُ	اَلْمَاجِدُ
اَلْوَاحِدُ	اَلْاَحَدُ	اَلصَّمَدُ	اَلْقَادِرُ	اَلْمُقْتَدِرُ	اَلْمُقَدِّمُ
اَلْمُؤَخِّرُ	اَلْاَوَّلُ	اَلْاٰخِرُ	اَلظَّاهِرُ	اَلْبَاطِنُ	اَلْوَالِیْ
اَلْمُتَعَالِیْ	اَلْبَرُّ	اَلتَّوَّابُ	اَلْمُنْتَقِمُ	اَلْعَفُوُّ	اَلرَّئُوْفُ
مَالِكُ	الْمُلْكِ	ذُوالْجَلَالِ	وَالْاِكْرَامِ	اَلْمُقْسِطُ	اَلْجَامِعُ
اَلْغَنِیُّ	اَلْمُغْنِیْ	اَلْمَانِعُ	اَلضَّارُّ	اَلنَّافِعُ	اَلنُّوْرُ
اَلْهَادِیْ	اَلْبَدِیْعُ	اَلْوَارِثُ	اَلرَّشِیْدُ	اَلصَّبُوْرُ	

اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مُحَمَّدٌ	اَحْمَدُ	حَامِدٌ	مَحْمُودٌ	قَاسِمٌ	عَاقِبٌ
فَاتِحٌ	خَاتِمٌ	حَاشِرٌ	مَاحٍ	دَاعٍ	سِرَاجٌ
رَشِيدٌ	مُنِيرٌ	بَشِيرٌ	نَذِيرٌ	هَادٍ	مَهْدٍ
رَسُولٌ	نَبِیٌّ	طٰهٰ	يٰسٓ	مُزَّمِّلٌ	مُدَّثِّرٌ
شَفِيعٌ	خَلِيلٌ	كَلِيمٌ	حَبِيبٌ	مُصْطَفٰى	مُرْتَضٰى
مُجْتَبٰى	مُخْتَارٌ	نَاصِرٌ	مَنْصُورٌ	قَآئِمٌ	حَافِظٌ
شَهِيدٌ	عَادِلٌ	حَكِيمٌ	نُورٌ	حُجَّةٌ	بُرْهَانٌ
اَبْطَحِیٌّ	مُومِنٌ	مُطِيعٌ	مُذَكِّرٌ	وَاعِظٌ	اَمِينٌ
صَادِقٌ	مُصَدِّقٌ	نَاطِقٌ	صَاحِبٌ	مَكِّیٌّ	مَدَنِیٌّ
عَرَبِیٌّ	هَاشِمِیٌّ	تِهَامِیٌّ	حِجَازِیٌّ	تَرَازِیٌّ	قُرَيْشِیٌّ
مُضَرِیٌّ	اُمِّیٌّ	عَزِيزٌ	حَرِيصٌ	رَءُفٌ	رَحِيمٌ
يَتِيمٌ	غَنِیٌّ	جَوَّادٌ	فَتَّاحٌ	عَالِمٌ	طَيِّبٌ
طَاهِرٌ	مُطَهَّرٌ	خَطِيبٌ	نَصِيحٌ	سَيِّدٌ	مُنَقِّیٌّ
اِمَامٌ	بَآرٌّ	شَافٍ	مُتَوَسِّطٌ	سَابِقٌ	مُقْتَصِدٌ
مَهْدِیٌّ	حَقٌّ	مُبِينٌ	اَوَّلٌ	اٰخِرٌ	ظَاهِرٌ
بَاطِنٌ	رَحْمَةٌ	مُحَلِّلٌ	مُحَرِّمٌ	اٰمِرٌ	نَاهٍ
شَكُورٌ	قَرِيبٌ	مُنِيبٌ	مُبَلِّغٌ	طٰسٓ	حٰمٓ
حَسِيبٌ	اَوْلٰى				

ضروری ہدایات : تلاوتِ قرآن مجید کے وقت رموز و علامات اور حرکات و سکنات پر احتیاط سے عمل کرنا چاہیے۔ قرآن مجید میں بیس مقامات ایسے ہیں کہ ذرا سی بے احتیاطی سے نادانستہ کلمۂ کفر کا ارتکاب ہو جاتا ہے۔ زیر، زبر اور پیش میں ردوبدل کر دینے سے معنی کچھ کا کچھ ہو جاتے ہیں اور دانستہ پڑھنے سے گناہِ کبیرہ بلکہ کفر تک نوبت پہونچ جاتی ہے۔ مگر لاعلمی میں معاف ہے کیوں کہ لاعلمی میں اور حالت سیکھنے میں خدا کی طرف سے معافی ہے۔ ذیل میں وہ تمام مقامات درج کیے جاتے ہیں

نمبر شمار	مقام	صحیح	غلط
۱	سورۂ فاتحہ	اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡهِمۡ	اَنۡعَمۡتُ عَلَیۡهِمۡ
۲	سورۂ فاتحہ	اِیَّاكَ نَعۡبُدُ	اِیاكَ (بلا تشدید)
۳	سورۂ بقرہ ع۱۵	وَاِذِابۡتَلٰۤی اِبۡرٰهٖمَ رَبُّهٗ	اِبۡرٰهٖمَ رَبَّهٗ
۴	سورۂ بقرہ ع۲۳	قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوۡتَ	دَاوٗدَ جَالُوۡتُوۡتُ
۵	سورۂ بقرہ آیۃ الکرسی ع۳۴	اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط	اٰللّٰهُ (بالمد)
۶	ایضاً آیۃ الکرسی ع۳۶	وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ	یُضٰعَفُ
۷	سورۂ نساء ع۲۳	رُسُلًا مُّبَشِّرِیۡنَ وَمُنۡذِرِیۡنَ	مُبَشَّرِیۡنَ وَمُنۡذَرِیۡنَ
۸	سورۂ توبہ ع۱	مِنَ الۡمُشۡرِكِیۡنَ وَرَسُوۡلُهٗ	وَرَسُوۡلِهٖ
۹	سورۂ بنی اسرائیل ع۲	وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِیۡنَ	مُعَذَّبِیۡنَ
۱۰	سورۂ طٰہٰ ع۷	وَعَصٰۤی اٰدَمُ رَبَّهٗ	اٰدَمَ رَبُّهٗ
۱۱	سورۂ انبیاء ع۶	اِنِّیۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ	اِنِّیۡ كُنۡتَ
۱۲	سورۂ شعراء ع۱۱	لِتَكُوۡنَ مِنَ الۡمُنۡذِرِیۡنَ	مُنۡذَرِیۡنَ
۱۳	سورۂ فاطر ع۱۴	یَخۡشَی اللّٰهَ مِنۡ عِبَادِهِ الۡعُلَمٰٓؤُا	اللّٰهُ مِنۡ عِبَادِهِ الۡعُلَمَآءَ
۱۴	سورۂ صافات ع۲	فِیۡهِمۡ مُّنۡذِرِیۡنَ	مُنۡذَرِیۡنَ
۱۵	سورۂ فتح ع۲	صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوۡلَهُ	اللّٰهَ رَسُوۡلُهٗ
۱۶	سورۂ حشر ع۳	مُصَوِّرُ	مُصَوَّرُ
۱۷	سورۂ حاقہ ع۱	اِلَّا الۡخَاطِئُوۡنَ	اِلَّا الۡخَاطَئُوۡنَ
۱۸	سورۂ مزمل ع۱	فَعَصٰی فِرۡعَوۡنُ الرَّسُوۡلَ	فِرۡعَوۡنَ الرَّسُوۡلُ
۱۹	سورۂ مرسلت ع۲	فِیۡ ظِلٰلٍ	فِیۡ ظَلَالٍ
۲۰	وَالنازعات ع۲	اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُنۡذِرُ	مُنۡذَرُ

حادثات سے بچنے کا وظیفہ

حضرت طلق فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابو الدرداء صحابی رضی ا
اور عرض کیا کہ آپ کا مکان جل گیا' فرمایا نہیں جلا' پھر دوسرے شخص نے یہی ا
تیسرے آدمی نے یہی خبر دی' آپ نے فرمائی نہیں جلا' پھر ایک اور آدمی نے آکر ک
کے شرارے بہت بلند ہوئے مگر جب آپ کے مکان بھر آگ پہونچی تو بجھ گئی۔ فر
نہیں کرے گا' (کہ میرا مکان جل جائے) کیوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
کے وقت یہ کلمات پڑھ لے' شام تک اس کو کوئی مصیبت نہیں پہونچے گی۔ میں
لئے مجھے یقین تھا کہ میرا مکان نہیں جل سکتا۔ وہ کلمات یہ ہیں :

باسمہٖ تعالیٰ

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّی لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّ
الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَالَمْ يَشَ
حَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط اَعْلَ
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ
اَنْتَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّ

ترجمہ : اے اللہ تو میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تج
اور تو عرشِ کریم کا رب ہے۔ جو اللہ نے چاہا ہوا اور جو نہیں چاہا نہیں ہوا۔ اور
طاقت مگر اللہ بزرگ برتر عظمت والے کی۔ میں جانتا ہوں کہ بیشک اللہ تعالیٰ
اللہ کا علم ہر شئے کو محیط ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کی ہر
شر سے۔ اس کی پیشانی تیرے قبضہ میں ہے۔ یقیناً میرا رب صراط مستقیم پر ہے